كتاب الطهارة

بیت الخلاء
کے متعلق آداب

فہرست عناوین

۱) قضائے حاجت کے لئے پوشیدگی اختیار کریں۔

۲) بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنا چاہئے۔

۳) بیت الخلا میں سر ڈھانک کر جانا چاہئے۔

۴) بیت الخلا میں مقدس چیز نہ لے جائیں۔

۵) راستہ اور سایہ دار جگہ میں قضاء حاجت نہ کریں۔

۶) نہر کے کنارے پر قضاء حاجت نہ کریں۔

۷) قبر پر قضاء حاجت نہ کریں۔

۸) قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ اور چہرہ نہ کریں۔

۹) صفائی کا لحاظ رکھیں۔

۱۰) بیت الخلا سے نکلتے وقت دعا پڑھنا چاہئے۔

فضائل

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ ﴿۲۲۲﴾

(سورۃ البقرۃ، آیت:۲۲۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فِیۡہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَہَّرُوۡا ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُطَّہِّرِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾۔

(سورۃ التوبۃ، آیت:۱۰۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اس (مسجد قبا) میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

آداب

قضائے حاجت کے لئے پوشیدگی اختیار کریں

عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ وَكَانَ اِذَا ذَهَبَ اِلَى الْحَاجَةِ أَبْعَدَ۔

(سنن الدارمی، کتاب الطهارة، باب في الذهاب إلى الحاجة)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپکے ایک سفر میں تھا، آپ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو دور تشریف لے جاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ۔

(سنن أبی داود، کتاب الطهارة، باب التخلي عند قضاء الحاجة)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس قدر (دور) تشریف لے جاتے کہ کوئی دیکھ نہ سکتا۔

بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا چاہیے

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَ عَوْرَاتِ بَنِيْ آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ۔

(سنن الترمذي، كتاب الجمعة، باب ما ذكر من التسمية عند دخول الخلاء)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قضائے حاجت کے وقت) جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ (کا ذریعہ) یہ ہیکہ جب ان میں کا کوئی بیت الخلا میں داخل ہورہا ہوتو ''بِسْمِ اللّٰہ'' کہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ قَالَ: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ۔

(صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو کہتے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ۔ (اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث مرد جنات اور خبیث عورت جنات سے)۔

بیت الخلاء میں ننگے پیر نہیں جانا چاہیے

عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ لَبِسَ حِذَاءَهُ، وَ غَطّٰى رَأْسَهُ۔

(صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء)

حضرت حبیب بن صالح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو اپنی چپل پہن لیتے اور اپنے سر کو ڈھانک لیتے۔

بیت الخلا میں سر ڈھانک کر جانا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ غَطّٰى رَأْسَهُ۔

(السنن الكبري، كتاب الطهارة، باب تغطية الرّأس عند دخول الخلاء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو اپنے سر کو ڈھانک لیتے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَوْمًا وَهُوَ يَخْطُبُ: اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ فَوَ اللّٰهِ مَا خَرَجْتُ لِحَاجَةٍ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِلَّا مُقَنِّعًا رَأْسِيْ حَيَاءً مِنْ رَبِّيْ۔

(کنز العمال، کتاب الطہارۃ، باب آداب التخلی)

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: (اے لوگو) تم اللہ سے شرم کرو، خدا کی قسم میں جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اسلام قبول کرنے کی) بیعت کیا ہوں میں جب بھی قضاء حاجت کیلئے نکلا ہوں تو اپنے رب سے حیا کی خاطر اپنے سر کو ڈھانک کر ہی نکلا ہوں۔

بیت الخلا میں مقدس چیز نہ لیجائیں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔

(سنن الترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء في لبس الخاتم في اليمين)

حضرت أنس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی (جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا) نکال دیتے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ: عِنْدَ الْخَلَاءِ وَفِي الْحَمَّامِ وَالْجُنُبُ وَالْحَائِضُ إِلَّا الْآيَةَ وَنَحْوَهَا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ۔

(سنن الدارمي، کتاب الطهارة، باب الحائض تذكر الله ولا تقرأ)۔

حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ چار قسم کے اشخاص قرآن نہیں پڑھینگے: بیت الخلاء کے پاس، حمام میں، جنابت والا اور حیض والی سوائے ایک یا اس طرح کی آیت (کی اجازت ہے) جنابت والی اور حیض والی کے لئے۔

راستہ اور سایہ دار جگہ میں قضاء حاجت نہ کریں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ، قَالُوْا: وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَلَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ۔

(صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب النهى عن التخلي في الطُّرق والظِّلال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب لعنت

کا باعث بننے والی دو چیزوں سے بچو، صحابہ عرض کئے: یا رسول اللہ! وہ دو چیزیں کیا ہیں جن کے سبب خوب لعنت کی جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جو لوگوں کے راستہ میں یا ان کے سایہ (لینے کی جگہ) میں قضائے حاجت کرتا ہے۔

نہر کے کنارے پر قضاء حاجت نہ کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَغَوَّطَ عَلٰى ضَفَّةِ نَهْرٍ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ وَيُشْرَبُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔

(کنز العمال، کتاب الطهارة، باب الإسراف في الوضوء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی نہر کے کنارے پر قضائے حاجت کیا جس سے کہ وضو کیا جاتا ہے اور پیا جاتا ہے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَتَخَلَّى الرَّجُلُ تَحْتَ شَجَرَةٍ مُثْمِرَةٍ وَنَهٰى أَنْ يَتَخَلَّى عَلٰى ضَفَّةِ۔

(کنز العمال، کتاب الطهارة، باب في التخلي والاستنجاء وازالة النجاسات)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ نے منع کیا کہ کوئی آدمی کسی پھل دار درخت کے نیچے قضائے حاجت کرے اور آپ نے منع کیا کہ کسی نہر کے کنارے پر قضائے حاجت کرے۔

قبر پر قضاء حاجت نہ کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَلَسَ عَلٰى قَبْرٍ يَبُوْلُ عَلَيْهِ أَوْ يَتَغَوَّطُ فَكَأَنَّمَا جَلَسَ عَلٰى جَمْرَةِ نَارٍ۔

(کنز العمال، کتاب الطهارة، باب في التخلّي والاستنجاء وازالة النجاسات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص کسی قبر پر پیشاب یا پاخانہ کرتے بیٹھا تو گویا وہ آگ کے ڈلے پر بیٹھا (کہ اسکو آخرت میں آگ کے ڈلے پر بیٹھنا پڑیگا)۔

قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ اور چہرہ نہ کریں

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول)

حضرت اَبوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم قضاء حاجت کے لئے جاؤ تو (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف نہ چہرہ کرو اور نہ پیٹھ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

(صحيح البخاري'كتاب الصلاة'باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والشرق)

حضرت عطاء بن یزید لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اَبوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ملک شام آئے تو بیت الخلا کو قبلہ رخ بنے ہوئے پایا، پس ہم (قبلہ کی طرف سے حتی الامکان) رخ پھیر لیتے اور (احتیاطاً) اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرتے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَمْ يَسْتَدْبِرْهَا فِي الْغَائِطِ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ وَمُحِيَ عَنْهُ سَيِّئَةٌ۔

(كنز العمال'كتاب الطهارة'باب في التخلّي والاستنجاء وازالة النجاسات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب رخ نہ کیا اور پشت نہ کیا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے۔

صفائی کا لحاظ رکھیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلْإِسْلَامُ نَظِيْفٌ فَتَنَظَّفُوْا فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَظِيْفٌ۔ (المعجم الأوسط للطبراني'من اسمه عيسى)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام صاف ستھرا (مذہب) ہے لہذا تم صاف ستھرے رہو کیونکہ جنت میں صاف ستھرا (شخص) ہی داخل ہوگا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: تَنَظَّفُوْا بِكُلِّ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَنَى الْإِسْلَامَ عَلَى النَّظَافَةِ وَلَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا كُلُّ نَظِيْفٍ۔

(جامع الاحاديث'حرف التاء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جتنا ہو سکے پاک صاف رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے' اور جنت میں وہی داخل ہوگا جو پاک صاف ہوگا۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَّادٌ يُحِبُّ الْجُودَ، فَنَظِّفُوْا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔

(سنن الترمذي' كتاب الأدب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في النظافة)

حضرت صالح بن ابوحسان سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ پاک ہے، پاک رہنے والے کو پسند کرتا ہے' کریم ہے کرم کرنے کو پسند فرماتا ہے' سخی ہے سخاوت کو پسند فرماتا ہے' پس تم اپنے آنگنوں کو صاف رکھو اور یہودیوں سے مشابہت نہ کرو۔

بیت الخلا سے نکلتے وقت دعا پڑھنا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: غُفْرَانَکَ۔

(سنن الترمذي' كتاب الطهارة، باب ما يقول اذا خرج من الخلاء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو کہتے: غُفْرَانَکَ (اے اللہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّيَ الْأَذٰى وَعَافَانِيْ۔

(سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول اذا خرج من الخلاء)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو کہتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّيَ الْأَذٰى وَعَافَانِيْ۔ (تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہے جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھ کو عافیت دی)۔

عَنْ طَاوُسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلَاءِ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى أَذْهَبَ عَنِّى مَا يُؤْذِيْنِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي۔

(مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الطهارات' باب ما يقول إذا خرج من المخرج)

حضرت طاوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی بیت الخلاء سے نکلے تو کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى أَذْهَبَ عَنِّى مَا يُؤْذِيْنِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي۔ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ سے اس چیز کو لے گیا جو مجھ کو تکلیف دیتی ہے اور اس چیز کو مجھ پر روک لیا جو مجھ کو نفع دیتی ہے۔

استنجاء
کے آداب

فہرست عناوین

استنجاء انسانی فطرت کا تقاضہ ہے۔
پیشاب کے دباؤ کے وقت نماز سے پہلے پیشاب کریں۔
قبلہ کی جانب رخ کر کے پیشاب نہ کریں۔
قبلہ کی جانب پیٹھ کر کے پیشاب نہ کریں۔
مسجد کی جانب پیشاب نہ کریں۔
غسل خانہ میں پیشاب نہ کریں۔
ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے۔
بہتے پانی میں پیشاب نہ کریں۔
سوراخ میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے۔
قبر پر پیشاب نہ کریں۔
ہوا کی طرف رخ کر کے پیشاب نہیں کرنا چاہئے۔
پیشاب نرم جگہ پر کریں۔
کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔
پیشاب بیٹھ کر کرنا چاہئے۔
پیشاب کرتے وقت سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا منع ہے۔
پیشاب کرتے وقت گفتگو نہ کریں۔
پیشاب کرنے میں احتیاط سے کام لیں۔
استنجاء بائیں ہاتھ سے کریں۔
استنجا اچھی طرح کریں۔

آداب

استنجاء انسانی فطرت کا تقاضہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ. قَالَ زَكَرِيَّاءُ قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ.

(صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب خصال الفطرة)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں فطرت (انسانی) میں سے ہے: مونچھ تراشنا' داڑھی چھوڑنا' مسواک کرنا' (وضو میں) ناک میں پانی چڑھانا' ناخن تراشنا' (وضو میں) انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا' زیر بغل بال اکھیڑنا' زیر ناف بال تراشنا' پانی سے استنجاء کرنا۔ راوی زکریا فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں دسویں چیز بھول گیا وہ (وضو میں) کلی کرنا ہی ہوگی۔

پیشاب کے دباؤ کے وقت نماز سے پہلے پیشاب کریں

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ: لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔

(سنن أبي داود' كتاب الطهارة' باب أيصلي الرجل وهو حقن)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں کرنا کسی کے لئے حلال نہیں: کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرے اور قوم کو چھوڑ کر دعا کو اپنی ذات کے ساتھ خاص کرلے' اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے ان کے ساتھ خیانت کی۔ کوئی اجازت لینے سے پہلے کسی کے گھر کے اندر نہ دیکھے' اگر اس نے کیا تو (ایسا ہے کہ) یقیناوہ داخل ہوگیا۔ کوئی اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ اسے پیشاب کا دباؤ ہو یہاںتک کہ (پیشاب کرکے) وہ ہلکا ہوجائے۔

قبلہ کی جانب رخ کر کے پیشاب نہ کریں

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مُرْسَلاً: مَنْ جَلَسَ یَبُوْلُ قُبَالَۃَ الْقِبْلَۃِ فَذَکَرَ فَتَحَرَّفَ عَنْھَا اِجْلَالًا لَھَا لَمْ یَقُمْ مِنْ مَجْلِسِہٖ حَتّٰی یُغْفَرَ لَہٗ۔

(کنز العمال، کتاب الطہارۃ، باب فی التخلی والاستنجاء وازالۃ النجاسات)

حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے مُرسلاً روایت ہیکہ جو کوئی شخص (بھول کر) قبلہ رخ پیشاب کرنے لگا اور اسکو یاد گیا اور وہ قبلہ کی تعظیم میں قبلہ سے پھر گیا تو وہ اپنی اس بیٹھک سے نہیں کھڑا ہوگا کہ اسکی مغفرت کردی جائیگی ۔

قبلہ کی جانب پیٹھ کر کے پیشاب نہ کریں

عَنْ أَبِيْ أَیُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَۃَ بِغَائِطٍ وَ لَا بَوْلٍ وَ لَا تَسْتَدْبِرُوْھَا۔

(سنن الترمذي' أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم'باب في النهي عن استقبال القبلة بغائط أو بول)

حضرت اَبوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم قضاء حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ چہرہ کرو اور نہ پیٹھ' نہ قضائے حاجت کے لئے اور نہ پیشاب کے لئے ۔

مسجد کی جانب پیشاب نہ کریں

عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ أَنْ یُبَالَ فِيْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ۔

(رواہ أبوداؤد فِيْ مراسیلہ)

حضرت ابو مجلز رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کی جانب پیشاب کرنے سے منع فرمایا ۔

عَنْ مَکْحُوْلٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ أَنْ یُبَالَ بِأَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ۔ (زجاجۃ المصابیح'کتاب الطہارۃ'باب آداب الخلاء)

حضرت مکحول رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساجد کے دروازوں پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

غسل خانہ میں پیشاب نہ کریں

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ ، فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب في البول في المستحم)

حضرت عبداللہ بن مغفّل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کا کوئی شخص حمام میں پیشاب نہ کرے، جبکہ وہ اسی میں غسل بھی کرتا ہے، اس لئے کہ اس سے اکثر (اس غسل اور دیگر چیزوں میں) وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کریں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُّبَالَ فِيْ الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب النہي عن البول في الماء الراکد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

بہتے پانی میں پیشاب نہ کریں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الْجَارِيْ۔

(المعجم الأوسط، للطبرانی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

سوراخ میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ ، قَالُوْا لِقَتَادَةَ: وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِيْ الْجُحْرِ ، قَالَ: يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

(سنن النسائی، کتاب الطہارۃ، باب کراھیۃ البول في الجحر)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں کا کوئی سوراخ میں پیشاب نہ کرے،(لوگوں نے) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ سوراخ میں پیشاب کرنے میں کراہیت کیوں ہے؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ وہ جنات کے ٹھکانے ہیں۔

قبر پر پیشاب نہ کریں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالْبَوْلَ عَلَی الْمَقَابِرِ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔

(کنز العمال، ج ۹، کتاب الطہارۃ، باب فی التخلی والاستنجاء وازالۃ النجاسات)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قبروں پر پیشاب کرنے سے بچو کیونکہ وہ برص (کی بیماری) لاتا ہے۔

ہوا کی طرف رخ کرکے پیشاب نہیں کرنا چاہئے

عَنْ حَضْرَمِيِّ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الرِّيْحَ بِبَوْلِهٖ فَتَرُدَّهٗ عَلَيْهِ وَلَا يَسْتَنْجِيْ بِيَمِيْنِهٖ۔

(کنز العمال، کتاب الطہارۃ، باب فی التخلی والاستنجاء وازالۃ النجاسات)

حضرت حضرمی بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی پیشاب کرے تو اپنے پیشاب کا ہوا (کے آنے) کی طرف رخ نہ کرے کیونکہ وہ (ہوا) اس (پیشاب) کو اس پر لوٹا دیگی۔ اور اپنے سیدھے ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔

پیشاب نرم جگہ پر کریں

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَّبُوْلَ، فَأَتٰی دَمِثًا فِيْ أَصْلِ جِدَارٍ، فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّبُوْلَ فَلْيَرْتَدِّلْ لِبَوْلِهٖ مَوْضِعًا۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الرجل یتبوأ لبولہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ میں ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک دیوار کی بنیاد کے پاس نرم زمین میں تشریف لائے اور پیشاب کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کسی کو پیشاب کرنیکی ضرورت ہو تو پیشاب کرنے کے لئے نرم جگہ تلاش کرے۔

کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ أَنْ يَّبُوْلَ قَائِمًا۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب في البول قاعدا)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

پیشاب بیٹھ کر کرنا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ، مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا۔

(سنن الترمذي، كتاب الطهارة، باب ما جاء في النهي عن البول قائما)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ جو تم سے یہ بات بیان کرے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے تو تم اس کو سچا مت سمجھو، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: رَاٰنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ أَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا، فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ.

(سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب في البول قاعدا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عمر نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب مت کرو۔ پس میں نے اس کے بعد کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

پیشاب کرتے وقت سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا منع ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً مَرَّ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ هُوَ يَبُوْلُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتَنِي عَلٰی مِثْلِ هٰذِهِ الْحَالَةِ، فَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ فَإِنَّکَ إِنْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ لَمْ أَرُدَّ عَلَيْکَ۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب الرجل يسلم عليه وهو يبول)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشاب فرما رہے تھے، پس وہ (آدمی) آپ کو سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جب فارغ ہوئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ کو اس حالت میں دیکھو تو سلام مت کیا کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو میں تمہارا جواب نہیں دونگا۔

پیشاب کرتے وقت گفتگو نہ کریں

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ، کَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِکَ۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة، باب کراهية الکلام عند الحاجة)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دو آدمی قضاء حاجت کیلئے اس طرح نہ جائیں کہ وہ اپنی شرمگاہ کو برہنہ رکھ کر (قضاء حاجت کے وقت) آپس میں گفتگو کر رہے ہوں کیونکہ اس (طرح کے عمل) پر یقینا اللہ عزوجل ناراض ہوتا ہے۔

پیشاب کرنے میں احتیاط سے کام لیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَ مَا يُعَذَّبَانِ فِيْ کَبِيْرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَکَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَ أَمَّا الآخَرُ فَکَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِيْ کُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ: لَعَلَّهٗ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الجريد علی القبر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ ان دونوں (قبر والوں) کو عذاب ہو رہا ہے، اور کسی بڑی چیز میں نہیں (جس سے کہ بچنا دشوار ہو)، ان میں سے ایک تو پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہری ڈالی منگوا کر اس کے دو حصے کئے، اور ایک ایک ٹکڑا ہر قبر میں لگا یا۔ وہ (یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عرض کئے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے سوکھنے تک امید ہے کہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: تَنَزَّھُوْا مِنَ الْبُوْلِ فِإنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْہُ۔

(سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب نجاسة البول والأمر بالتنزه منه)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچو کہ عموماً عذاب قبر اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

استنجا بائیں ہاتھ سے کریں

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا بَالَ أَحَدُکُمْ فَلَا یَأْخُذَنَّ ذَکَرَہُ بِیَمِیْنِہٖ، وَ لَا یَسْتَنْجِيْ بِیَمِیْنِہٖ، وَ لَا یَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ۔

(صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب لا يمسك ذكره بيمينه اذا بال)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دایاں ہاتھ سے ہرگز نہ پکڑے، نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔ اور (پینے کی) برتن میں سانس نہ چھوڑے۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَی الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہُ بِیَمِیْنِہٖ، وَ لَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِہٖ۔

(صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب النهي عن الاستنجاء باليمين)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی پیئے تو (پیتے وقت) برتن میں سانس نہ چھوڑے، اور جب بیت الخلا کو آئے تو اپنی شرمگاہ کو بایاں ہاتھ نہ لگائیں، اور نہ ہی بائیں ہاتھ سے استنجا کرے ۔

استنجا اچھی طرح کریں

عَنْ یَزْدَادَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اِذَا بَالَ أَحَدُکُمْ فَلْیَمْسَحْ ذَکَرَہٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

(کنز العمال، کتاب الطہارۃ، باب فی التخلی والاستنجاء وازالۃ النجاسات)

حضرت یزداد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی پیشاب کرے تو اپنے ذکر کو تین مرتبہ پونچے۔

عَنْ عِیْسٰی بْنِ یَزْدَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ أَبِیْہِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اِذَا بَالَ أَحَدُکُمْ فَلْیَنْتُرْ ذَکَرَہٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

(سنن ابن ماجۃ' کتاب الطہارۃ وسننہا)

حضرت عیسی بن یزداد رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی پیشاب کرے تو اپنے ذکر کو تین مرتبہ جھاڑے (یعنی ذکر کو دبا کر پیشاب کے قطرات کو پوری طرح نکال دے)۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ مُرْنَ أَزْوَاجَکُنَّ أَنْ یَغْسِلُوا عَنْھُمْ أَثَرَ الْخَلَاءِ وَالْبَوْلِ فَإِنِّي أَسْتَحِي أَنْ آمُرَھُمْ بِذَالِكِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُہٗ۔

(مسند احمد' باقي مسند الانصار)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ اے خواتین: تم اپنے شوہروں کو حکم دو کہ وہ ان سے غلاظت اور پیشاب کے اثر کو دھولیں کیونکہ میں انہیں اس بات کا حکم دینے میں حیا محسوس کرتی ہوں کیونکہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے۔

قضاءِ حاجت
کے متعلق آداب

فہرست عناوین

پاکی اچھی طرح حاصل کریں۔
قضاء حاجت کے وقت بیٹھنے کے قریب کپڑے ہٹانا چاہئے۔
قضاء حاجت کے لئے بیٹھنے کا طریقہ۔
قضاء حاجت کے وقت سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا منع ہے۔
قضاء حاجت کے وقت گفتگو نہ کریں۔
قضاء حاجت کے وقت ذکر الٰہی نہ کریں۔
ہڈی' لید اور کوئلہ سے استنجاء نہیں کرنا چاہئے ۔
استنجاء کے لئے دایاں ہاتھ استعمال نہ کریں۔
ضرورت سے زائد پانی خرچ نہ کریں۔
قضائے حاجت کے بعد ہاتھ اچھی طرح صاف کرنا چاہئے۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ يَسْتَهْزِئُوْنَ بِهِ، اِنِّيْ اَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخَرَاءَةَ۔ قَالَ: أَجَلْ، اَمَرَنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيْ بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَسْتَنْجِيْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ، لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، و سننہا، باب الاستنجاء بالحجارۃ والنتہی عن الروث والرّمۃ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ آپ سے بعض مشرکوں نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے صاحب (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں ہر چیز سکھلاتے ہیں یہاں تک کہ بیت الخلاء میں بیٹھنے کا طریقہ بھی۔ آپ نے (فخر سے) فرمایا ہاں۔ وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کا رخ نہ کریں اور اپنے دائیں ہاتھوں سے استنجاء نہ کریں اور ہم (پتھر سے استنجاء کرنے کی صورت میں) تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں اور یہ بھی کہ استنجاء میں لید اور ہڈی کا استعمال نہ کریں۔

x **آداب**

پاکی اچھی طرح حاصل کریں

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ أَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ" فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (سورۃ التوبہ، الآیۃ:۱۰۸) **"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ؟ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ فَقَالَ: فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ۔**

(سنن ابن ماجۃ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب الاستنجاء بالماء)

حضرت ابوایوبؓ حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ "(سورۃ توبہ پ آیت ۱۰۸) (اس میں (یعنی مسجد قبا میں) ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک صاف رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار کی جماعت اللہ تعالیٰ نے پاکی میں تمہاری تعریف فرمائی ہے تو تمہاری طہارت کس طرح ہوتی ہے تو انہوں نے کہا ہم نماز کے لئے وضو اور جنابت کے لئے غسل کرتے ہیں اور (ڈھیلوں کے بعد) پانی سے بھی طہارت لیتے ہیں۔ ارشاد ہوا، یہی بات ہے بس ہمیشہ اس کے پابند رہو۔

قضاء حاجت کے وقت بیٹھنے کے قریب کپڑے ہٹانا چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ۔

(سنن أبي داؤد' كتاب الطهارة، باب كيف التكشف عند الحاجة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین سے قریب ہونے تک کپڑا نہ اٹھاتے۔

قضاء حاجت کے لئے بیٹھنے کا طریقہ

عَنْ طَاوُسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْبَرَازَ فَلْيُكْرِمْ قِبْلَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَلَا يَسْتَقْبِلْهَا وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا۔

(سنن البيهقي الكبرى' كتاب الطهارة' باب ما ورد في الاستنجاء بالتراب)۔

حضرت طاوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی قضاء حاجت کے لئے آئے تو چاہئے کہ اللہ عز وجل کے قبلہ کا اکرام کرے' پس اس کی جانب نہ رخ کرے اور نہ اس کی جانب پشت کرے۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ أَحَدُنَا الْخَلَاءَ أَنْ يَعْتَمِدَ عَلَى الْيُسْرٰى وَيَنْصِبَ الْيُمْنٰى۔

(السنن الكبرى للبيهقي' باب تغطيط الرأس عند دخول الخلاء والاعتماد على اليسرى)

بنی مدلج کے ایک شخص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت سراقہ بن جُعشُم رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی تعلیم دی ہے کہ جب ہم میں کا کوئی بیت الخلا میں داخل ہو (اور قضاء حاجت کے لئے بیٹھے) تو بائیں (پیر) پر ٹیک لگائے (یعنی دباؤ ڈال کر بیٹھے) اور دایاں کھڑا رکھے۔

قضاء حاجت کے وقت سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا منع ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ رَجُلاً مَرَّ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ھُوَ یَبُوْلُ، فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَیْتَنِي عَلٰی مِثْلِ ھٰذِہِ الحَالَۃِ، فَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ فَإِنَّکَ إِنْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ لَمْ أَرُدَّ عَلَیْکَ۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب الرجل یسلم علیہ وھو یبول)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشاب فرما رہے تھے، پس اس (آدمی) نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (فارغ ہونے کے بعد) فرمایا: جب تم مجھ کو اس (بول وقضائے حاجت کی) حالت میں دیکھو تو سلام مت کیا کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو میں جواب نہیں دونگا۔

قضاء حاجت کے وقت گفتگو نہ کریں

عَنْ أَبِيْ سَعِیْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا یَخْرُجُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ، کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِھِمَا یَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِکَ۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب کراھیۃ الکلام عند الحاجۃ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دو آدمی قضاء حاجت کیلئے اس طرح نہ جائیں کہ وہ اپنی شرمگاہ کو برہنہ رکھ کر قضاء حاجت کے وقت آپس میں گفتگو کر رہے ہوں، کیونکہ اس (طرح کے عمل) پر یقینا اللہ عزوجل ناراض ہوتا ہے۔

قضاء حاجت کے وقت ذکر الٰہی نہ کریں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ یُکْرَہُ أَنْ یَذْکُرَ اللّٰہَ وَھُوَ جَالِسٌ عَلَی الْخَلَاءِ وَالرَّجُلُ یُوَاقِعُ اِمْرَأَتَہُ لِأَنَّہُ ذُوْ الْجَلَالِ یَجِلُّ عَنْ ذٰلِك.

(مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الطهارات، باب الرجل يذكر الله وهو على الخلاء أو وهو يجامع)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ یہ ناپسندیدہ ہے کہ آدمی اس حال میں اللہ

کا ذکر کرے جبکہ وہ بیت الخلا پر بیٹھا ہو اور جبکہ آدمی اپنی بیوی سے ہم بستری کر رہا ہو کیونکہ وہ (رب) ذوالجلال ہے وہ ان چیزوں سے برتر ہے۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِيْ الْخَلَاءِ قَالَ قَالَ أَبُوْ مَيْسَرَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْهُ مَا أُحِبُّ أَنْ أَذْكُرَ اللہَ إِلَّا فِيْ مَكَانٍ طَيِّبٍ

(مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الطهارات' باب الرجل يعطس وهو على الخلاء)

حضرت ابواسحاق سے اس آدمی کے بارے میں جسکو بیت الخلا میں چھینک آئے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ابومیسرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں صرف پاک جگہ ہی میں اللہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

ہڈی' لید اور کوئلہ سے استنجا کرنا منع ہے

عَنِ عَبْدِاللہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ، فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔

(سنن الترمذي، كتاب الطهارة، باب ما جاء في كراهية ما يستنجى به)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشک لید اور ہڈیوں سے استنجامت کرو، کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنات کی غذا ہے۔

عَنِ عبداللہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ :قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّى اللہِ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ فقَالُوْا :يَامُحَمَّدُ! اِنْهَ أُمَّتَكَ أَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ، فَإِنَّ اللہَ تَعَالٰی جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا ،فَنَهٰى رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔

(سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب ماينهى عنه أن يستنجى به)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ جنات کا وفد حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اپنی امت کو ہڈی' لید اور کوئلہ سے استنجا لینے سے روکیں، کیونکہ اللہ تعالی نے ان میں ہمارا رزق رکھا ہے' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

استنجا کے لئے دایاں ہاتھ استعمال نہ کریں

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ : اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، اِذَا أَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ، وَ لَا تَسْتَدْبِرُوْهَا۔ وَنَهٰی عَنِ الرَّوْثِ وَ الرِّمَّةِ، وَ لَا یَسْتَطِیْبُ الرَّجُلُ بِیَمِیْنِهٖ۔

(مسند أحمد، باقي مسند المکثرین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا) بے شک میں تمہارے لئے والد کی طرح ہوں (کہ تم کو ہر چیز کا ادب سکھلاتا ہوں) جب تم بیت الخلا میں آؤ تو تم (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف نہ رخ کرو اور نہ تم اس کی طرف پیٹھ کرو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوکھا گوبر اور بوسیدہ ہڈی سے استنجا لینے سے منع فرمایا۔ اور (یہ کہ) آدمی سیدھے ہاتھ سے پاکی حاصل نہ کرے۔

ضرورت سے زائد پانی استعمال نہ کریں

عَنْ أَبِی نَعَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهٗ یَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ الْقَصْرَ الْأَبْیَضَ عَنْ یَمِینِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا. فَقَالَ أَیْ بُنَیَّ! سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ تَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ یَقُولُ إِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الأُمَّةِ قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ فِی الطُّهُوْرِ وَ الدُّعَاءِ۔

(سنن أبي داود، کتاب الطهارة، باب الإسراف في الوضوء)

حضرت ابو نعامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے کو کہتے سنا'' اے اللہ: بے شک میں تجھ سے جنت کے دائیں جانب سفید محل مانگتا ہوں جب میں اس میں داخل ہو جاؤں" تو آپ نے فرمایا: اے پیارے بیٹے! اللہ سے جنت مانگ اور دوزخ سے اسکی پناہ مانگ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ بے شک اس امت میں ایسی قوم ہوگی جو پاکی حاصل کرنے اور دعا کرنے میں حد سے تجاوز کرے گی۔

قضائے حاجت کے بعد ہاتھ اچھی طرح صاف کرنا چاہئے

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَضٰی حَاجَتَهُ ثُمَّ اسْتَنْجٰی مِنْ تَوْرٍ ثُمَّ دَلَکَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب من دلک يده بالارض بعد الاستنجاء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاء حاجت فرمائے، پھر برتن سے استنجا کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست (اَقدس) کو مٹی پر رگڑا۔

وضو کے آداب

فہرست عناوین

پیشاب کرنے کی جگہ پر وضو نہ کریں۔
وضو اچھی طرح کرنا چاہیئے۔
دھوپ سے گرم ہوئے پانی سے وضو نہیں کرنا چاہیئے۔
عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کرنا چاہیئے۔
وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا چاہیئے۔
وضو کی نیت کرنی چاہیئے۔
وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی خرچ نہ کریں۔
وضو دائیں اعضا سے شروع کرنا چاہیئے۔
وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا چاہیئے۔
وضو میں ہاتھ کی انگوٹھی کو حرکت دینا چاہیئے۔
وضو میں کلی اچھی طرح کرنا چاہیئے۔
وضو میں ہر عضو کو کتنی مرتبہ دھونا چاہیئے؟۔
وضو میں چہرہ اچھی طرح دھوئیں۔
وضو میں آنکھوں کو اچھی طرح دھونا چاہیئے۔
وضو میں پانی سے اپنے چہروں کو نہیں مارنا چاہیئے۔
وضو میں داڑھی کا خلال کریں۔
وضو میں ہاتھوں اور پیروں میں پہلے دایاں دھونا چاہیئے۔
پیروں کو بائیں ہاتھ سے رگڑنا چاہیئے۔
وضو میں تلووں کو اچھی طرح دھوئیں۔
وضو میں ایڑیوں کو اچھی طرح دھوئیں۔

وضو میں پیروں کے انگلیوں کا خلال کریں۔

وضو کے دوران پڑھنے کی دعائیں۔

وضو کرتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا چاہیئے۔

وضو کے بعد کی دعائیں۔

وضو کے بعد ستر کی جگہ چھینٹا دینا چاہیئے۔

وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہوکر پینا چاہیئے۔

اعضاءِ وضو کو پونچھا جا سکتا ہے۔

اعضاءِ وضو کو نہ پونچھنا بہتر ہے۔

وضو میں بلا ضرورت کسی سے مدد نہ لینا چاہیئے۔

تحیّۃ الوضو (یعنی وضو کے بعد دو رکعت نفل) پڑھنا چاہیئے۔

ہمیشہ باوضو رہنا چاہیئے۔

وضو کے متعلق شک میں نہیں پڑنا چاہیئے۔

وضو کر کے سونا چاہیئے۔

بعد بیدار ہونے کے پہلے ہاتھ دھوئیں۔

بعد بیدار ہونے کے وضو میں ناک اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے۔

فضائل

x

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْاؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝۶

(سورۃ المائدۃ، آیت۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہوتو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کواور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولواور اپنے سروں کا مسح کرواور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)، اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہوتو (نہاکر) خوب پاک ہوجاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اس صورت میں) پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے تا کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

وضو کی اہمیت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ۔

(سنن الترمذي، أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء لا تقبل صلاة بغير طهور)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:: کوئی نماز بغیر پاکی کے قبول (یعنی صحیح) نہیں ہوتی، اور مالِ خیانت میں سے دیا ہوا کوئی صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی پاکی ہے۔

عَنْ أَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: لَاتُقْبَلُ صَلَاۃُ أَحَدِکُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ۔

(صحیح مسلم‘کتاب الطهارة‘باب وجوب الطهارة للصلاة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کا کوئی حادث (ناپاک) ہوجائے تو اسکی نماز اس وقت تک قبول (یعنی صحیح) نہیں ہوتی جب تک کے وہ وضو نہ کرے۔

عَنْ رَفِیْعٍ أَبِيْ الْعَالِیَۃِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ طُھُوْرُہُ فَإِنْ حَسُنَ طُھُوْرُہُ فَصَلَاتُہُ کَنَحْوِ طُھُوْرِہٖ وَإِنْ حَسُنَتْ صَلَاتُہُ فَسَائِرُ عَمَلِہٖ کَنَحْوِ صَلَاتِہٖ۔

(شعب الإيمان للبيهقي‘باب في الطهارات‘فضل الوضوء)

حضرت رفیع ابوالعالیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (روز قیامت) سب سے پہلے بندہ سے اسکی پاکی کا حساب لیا جائے گا‘ اگر اسکی پاکی اچھی (ثابت) ہوئی تو اسکی نمازیں اسکی پاکی کی طرح قرار دی جائینگی‘ اور اگر اسکی نمازیں اچھی (ثابت) ہوئی تو اسکے سارے اعمال اسکی نماز کی طرح قرار دئے جائینگے۔

پاکی آدھا ایمان ہے

عَنْ أَبِيْ مَالِکٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّۃٌ لَکَ أَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَہُ فَمُعْتِقُھَا أَوْ مُوْبِقُھَا۔

(صحیح مسلم، کتاب الطہارة، باب فضل الوضوء)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاکی آدھا ایمان ہے' الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا آسمانوں اور زمین کے درمیان (کی مسافت) کو بھر دیتا ہے' نماز نور ہے' خیرات (ایمان کی صداقت پر) دلیل ہے' صبر (دنیا و آخرت میں) روشنی (کا سبب) ہے اور قرآن تیرے حق میں دلیل ہے یا تیرے خلاف حجت ہے۔ ہر آدمی صبح کرتا ہے تو اپنی ذات کو بیچنے والا ہوتا ہے' یا تو وہ اسکو (نیک کام کر کے عذاب سے) آزاد کرانے والا ہوتا ہے یا (برے کام کر کے) اسکو ہلاک کرنے والا ہوتا ہے۔

وضو گناہوں سے پاک کرتا ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خروج الخطاء مع ماء الوضوء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلم یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس نے اپنی آنکھوں سے جن گناہوں کی طرف دیکھا تھا وہ تمام گناہ اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ (بہہ کر) نکل جاتے ہیں اور جب اپنے پیر دھوتا ہے تو جن گناہوں کو اسکے ہاتھ پکڑے تھے وہ تمام گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ (بہہ کر) نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں کو دھوتا ہے تو جن گناہوں کی طرف پاؤں سے چلا تھا وہ تمام گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ (بہہ کر) نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

ناپسندیدہ اوقات میں اچھی طرح وضو کرنے کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِيَ اللَّيْلَةَ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ

الْأَعْلٰی‘ قَالَ قُلْتُ لَا‘ قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ فِيْ نَحْرِيْ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ‘ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰی قُلْتُ نَعَمْ‘ قَالَ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ: اَلْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ۔ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔

(سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب سورة ص)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل رات میرے پاس میرا رب تبارک وتعالیٰ بہترین صورت میں جلوہ گر ہوا۔ (راوی) فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری حالت نیند میں‘ پس فرمایا: اے محمد! کیا آپ جانتے ہو کہ مَلَأِ أعلیٰ کس چیز میں جھگڑا کر رہے ہیں‘ میں نے عرض کیا: نہیں‘ پس اللہ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنی چھاتیوں یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے حلق کے درمیان محسوس کیا‘ پس میں آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کو جان لیا‘ اللہ نے (پھر) فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ جانتے ہو کہ مَلَأِ أعلیٰ کے فرشتے کن چیزوں (کی فضیلت) میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں جانتا ہوں‘ (مَلَأِ أعلیٰ کے فرشتے) کفّارات (یعنی وہ اعمال میں جو گناہوں کے مٹانے والے ہیں) کے بارے میں بحث کر رہے ہیں‘ اور کفارات (یہ ہیں): نمازوں کے بعد (ذکر، دعا اور دوسری نماز کے انتظار میں مخلوق سے دوری اور مشغول بحق رہنے کے لئے) مسجدوں میں ٹھیرے رہنا‘ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے مسجدوں کو پیدل جانا‘ ناگوار حالات (جیسے بیماری اور موسم سرما) میں اعضاء وضو کامل طور پر دھونا۔ جس نے ان چیزوں پر عمل کیا تو وہ اچھی طرح زندگی بسر کرے گا اور اس کی موت بھی اچھی طرح ہوگی اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوجائے گا جس طرح وہ اپنی ماں سے پیدا ہونے کے دن پاک تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد! جب تم نماز پڑھ لو تو یہ دعا کیا کرو: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ (اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے امور کے ترک کرنے اور مسکینوں سے محبت رکھنے کا

سوال کرتا ہوں جب تو اپنے بندوں کو فتنوں (یعنی دنیوی عذاب میں) مبتلا کرنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے اپنی جانب فتنہ میں مبتلا کئے بغیر بلا لے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: درجات (کو بلند کرنے والی چیزیں) سلام کو پھیلانا' کھانا کھلانا اور جب لوگ سو گئے ہوں اس وقت رات میں نماز پڑھنا ہیں۔

وضو کا طریقہ

عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ, قَالَ: دَعَا يَوْمًا بِوَضُوءٍ ثُمَّ دَعَا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَغَسَلَهَا ثَلَاثًا, ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا, ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا, ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا, ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ, ثُمَّ رِجْلَيْهِ فَأَنْقَاهُمَا, ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوءِ الَّذِيْ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَوَضَّأْتُهُ, ثُمَّ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ' ثُمَّ قَالَ: أَكَذَالِکَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ, ثُمَّ قَالَ: أَكَذَالِکَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ حَتّٰى اسْتَشْهَدَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَافَقْتُمُوْنِيْ عَلٰى هٰذَا.

(سنن الدارقطني 'كتاب الطهارة' باب ما روي في الحث على المضمضة والاستنشاق والبداءة بهما أول الوضوء)

حضرت ابو علقمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ) نے ایک دن وضو کا پانی منگوایا' پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کئی حضرات کو بلایا' اور (پانی لیکر) اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر انڈیلا اور اسکو تین مرتبہ دھویا' پھر کلی تین مرتبہ فرمائی اور تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا' پھر تین مرتبہ اپنے چہرہ کو دھویا' پھر تین تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا' پھر اپنے سر کا مسح فرمایا' پھر اپنے پیروں کو دھویا اور انکو صاف کیا' پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جس طرح تم نے مجھے وضو کرتے دیکھا۔ (حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھا تو وہ اپنی گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک) ہوجاتا ہے جس دن کہ اسکو اسکی ماں نے جنا تھا۔ پھر آپ (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا: کیا اسی طرح ہے؟ اے فلاں! تو اس نے کہا' پھر آپ نے فرمایا: کیا اسی طرح ہے؟ اے فلاں! تو اس نے کہا: ہاں۔ یہانتک کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے کئی لوگوں کی

گواہی لی، پھر فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہے (جس کی توفیق سے) تم نے میری اس بات پر موافقت کی۔

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتّٰى كَادَ يَبْلُغُ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى رَفَعَ إِلَى السَّاقَيْنِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ.

(صحيح مسلم، كتاب الطهارة باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء)

حضرت نُعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو وضو کرتے دیکھا کہ وہ اپنا چہرہ دھوئے اور دونوں ہاتھوں کو اتنا (دھوئے) کہ قریب تھا کہ کاندھوں تک پہنچتے، پھر اپنے پیروں کو یہاں تک (دھوئے) کہ پنڈلیوں تک بلند کیا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک میری امت روز قیامت وضو کے اثر سے روشن چہرے اور روشن ہاتھ پیر والی بن کر آئیگی، پس تم میں سے جو اپنی روشنی کو بڑھانا چاہتا ہے تو بڑھائے۔

عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتَّى تَبْلُغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا الْوُضُوءُ؟ فَقَالَ: يَا بَنِي فَرُّوخَ أَنْتُمْ هَا هُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَا هُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هَذَا الْوُضُوءَ، سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوءُ.

(صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء)

حضرت ابوحازم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا جبکہ آپ نماز کے لئے وضو کر رہے تھے، اور آپ (دھوتے وقت) اپنے ہاتھ کو اس قدر بلندی تک لیجا (کر دھو) رہے تھے کہ آپ کے بغل تک پہنچ جا رہا تھا تو میں نے آپ سے کہا: اے ابوہریرہ یہ کونسا وضو ہے؟ آپ نے فرمایا: اے فرُّوخ کی اولاد تم یہاں ہو (فرُّوخ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے ہے جس کی نسل سے بہت سے عجمی پیدا ہوئے)، اگر میں جانتا کہ تم یہاں ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا، میں نے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ (روز قیامت) مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک اسکے وضو کا پانی پہنچے گا۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْظُرَ إِلَى بَيْنِ يَدَيَّ فَأَعْرِفَ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَمِينِي مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ شِمَالِي مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ

الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلَى أُمَّتِکَ قَالَ: هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذَالِکَ غَيْرَهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، باقی حدیث أبی الدرداء رضی اللہ عنہ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں پہلا شخص رہونگا جسے روز قیامت (بارگاہ الٰہی میں) سجدہ کی اجازت دی جائے گی، اور میں پہلا شخص رہونگا جسے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت ملے گی، پس میں سامنے کی جانب دیکھونگا تو تمام امتوں کے درمیان سے اپنی امت کو پہچان لونگا، اور اپنے پیچھے کی جانب بھی اسی طرح اور اپنے دائیں جانب بھی اسی طرح اور اپنے بائیں جانب بھی اسی طرح (تمام امتوں کے درمیان سے اپنی امت کو پہچان لونگا)۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضرت نوح سے لیکر آپ کی امت تک، ان تمام امتوں کے درمیان سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ وضو کے نشان سے روشن چہرے اور روشن ہاتھ پیر والے ہونگے، اس طرح انکے علاوہ کوئی نہ ہوگا، اور میں انکو پہچانوں گا کہ انہیں انکے نامہء اعمال انکے دائیں ہاتھ میں دئے جارہے ہونگے، اور میں انہیں پہچانوں گا کہ انکی اولاد (جو بچپن میں انتقال کرگئی) انکے آگے (ان کی بخشش کرانے) دوڑ رہی ہوگی۔

ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنے کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللهُ بِهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔

(سنن الترمذی، کتاب الطهارة، باب ما جاء في الوضوء لكل صلوة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی وضو کے ہوتے ہوئے (نماز کے لئے) دوبارہ وضو کرتا ہے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائینگی۔

آداب

پیشاب کرنے کی جگہ پر وضو نہ کریں

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ فِيْ مَوْضِعِ بَوْلِہٖ فَأَصَابَہُ الْوَسْوَاسُ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَہُ۔

(الفتح الکبیر، حرف المیم)

حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے پیشاب کرنے کی جگہ میں وضو کیا اور اسکو وسوسے پہنچیں تو وہ صرف اپنی ذات کو ہی ملامت کرے (کہ اسکا وہی ذمہ دار ہے)۔

وضو اچھی طرح کرنا چاہئے

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيُصَلِّيْ صَلَاۃً إِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہُ مَا بَيْنَہُ وَ بَيْنَ الصَّلَاۃِ الَّتِيْ تَلِيْھَا۔

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی مسلمان اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس نماز سے آئندہ نماز تک کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِہٖ۔

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خروج الماء مع ماء الوضوء)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وضو کرتا ہے، اور اچھی طرح وضو کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے ناخن کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ ھُرَيْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا

یَمْحُوْ اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَ یَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَ کَثْرَۃُ الْخُطَا إِلَی الْمَسَاجِدِ وَ انْتِظَارُ الصَّلاۃِ بَعْدَ الصَّلاۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ۔

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل إسباغ الوضوء علی المکارہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تمہارے گناہوں کو مٹادیگا اور جس کے ذریعہ سے درجات بلند فرمائیگا؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ضرور بتلائیے)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناپسندیدہ اوقات (یعنی سخت سردی یا تکلیف کے اوقات) میں مکمل طور پر وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف (باوجود دور ہونے کے) بار بار جانا' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور یہی رِباط ہے، (یعنی اس کا ثواب سرحد اسلام پر نگہبانی کرنے کے برابر ہے کہ یہاں شیطان کے مقابلہ میں بیٹھنا ہے)۔

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ وُضُوْئَہُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّيْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلاً عَلَیْہِمَا بِقَلْبِہٖ وَ وَجْہِہٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔

(صحیح مسلم 'کتاب الطہارۃ' باب الذکر المستحب عقب الوضوء)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اپنے دل اور چہرہ (یعنی باطن وظاہر) کی توجہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔

عَنْ شَبِیْبٍ أَبِيْ رَوْحٍ مِنْ ذِي الْکَلَاعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَجُلٍ أَنَّہُ صَلّٰی مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِالرُّوْمِ فَتَرَدَّدَ فِي آیَۃٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّہُ یَلْبِسُ عَلَیْنَا الْقُرْآنَ أَنَّ أَقْوَامًا مِنْکُمْ یُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا یُحْسِنُوْنَ الْوُضُوْءَ فَمَنْ شَہِدَ الصَّلَاۃَ مَعَنَا فَلْیُحْسِنْ الْوُضُوْءَ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل 'حدیث أبي روح الکلاعي رضي اللہ عنہ)

شبیب ابوروح ذوالکلاع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فجر کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ روم کی تلاوت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک آیت میں تردد ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو ارشاد فرمایا: بے شک ہم پر قرآن کو یہ چیز مشتبہ کرتی ہے کہ تم میں کے بعض لوگ ہمارے ساتھ نماز میں اس حالت میں حاضر ہوجاتے ہیں کہ وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتے' پس جو کوئی ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہو تو اسے چاہئے کے اچھی طرح وضو کرے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ تَوَضَّأَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ھٰکَذَا یَدْلُکُ۔

(مسند أحمد بن حنبل، مسند المدنیین)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو (اعضاء وضو کو) رگڑ کر دھونے لگے۔

دھوپ سے گرم ہوئے پانی سے وضو نہیں کرنا چاہئے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ أَسْخَنْتُ مَاءً فِي الشَّمْسِ فَأَتَیْتُ بِہِ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ لِیَتَوَضَّأَ بِہٖ فَقَالَ: لَا تَفْعَلِي یَا عَائِشَۃُ فَإِنَّہٗ یُوْرِثُ الْبَیَاضَ۔

(مجمع الزوائد، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء بالمشمس)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں دھوپ میں پانی گرم کی اور اس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے وضو فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ایسا مت کرو کیونکہ وہ کوڑھ کی بیماری لاتا ہے ۔

عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کرنا چاہئے

عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَۃِ۔

(سنن ابن ماجۃ، باب النہی عن ذالک، کتاب الطہارۃ وسننہا)

حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد، عورت کے وضو کے بچے ہوئے (پانی) سے وضو کرے (کہ اس میں وسوسوں کا اندیشہ ہے)۔

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا چاہئے

عَنْ أَبِيْ سَعِیْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء في التسمیۃ فی الوضوء)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا وضو (کامل) نہیں ہوتا جو وضو کے وقت بسم اللہ نہ پڑھے ۔

عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ فَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فِی وُضُوْئِهٖ طَهُرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ وَإِذَا تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهُرْ إِلَّا مَا أَصَابَهُ الْمَاءُ۔

(مصنف ابن أبي شيبه، کتاب الطهارات، باب في التسمية في الوضوء)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب آدمی وضو کرتا ہے اور بسم اللہ پڑھتا ہے تو اس کا تمام بدن (گناہوں سے) پاک ہوجاتا ہے اور اگر بسم اللہ نہیں پڑھتا ہے تو جس حصہ کو پانی پہنچتا ہے وہی حصہ (گناہوں سے) پاک ہوجاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَإِنَّ حَفَظَتَكَ لَا تَسْتَرِيحُ تَكْتُبُ لَكَ الْحَسَنَاتِ حَتّٰى تُحْدِثَ مِنْ ذَالِكَ الْوُضُوءِ"،

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الطهارة، باب التسمية عند الوضوء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ جب وضو کرو تو بِسْمِ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو، بے شک فرشتے بلا وقفہ تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے جب تک کہ تم اس وضو سے ناپاک نہ ہوجاؤ۔

وضو کی نیت کرنی چاہئے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى۔۔۔۔

(سنن ابن ماجه "كِتَابُ الزُّهْدِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو وہ نیت کرے گا۔

وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی خرچ نہ کریں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ؟، فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوْءِ إِسْرَافٌ، قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدي)

حضرت عبداللہ بن عمر ورضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس سے ہوا جب کہ وہ وضو کر رہے تھے (اور پانی زائد خرچ کر رہے تھے)، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کیا اسراف ہے؟ تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اگرچہ کہ تم بہتی نہر پر کیوں نہ ہو۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَيْرَ فِيْ صَبِّ الْمَاءِ الْكَثِيْرِ فِيْ الْوُضُوْءِ وَإِنَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال كتاب الطهارة' باب في الوضوء)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں زیادہ پانی بہانے میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ بے شک وہ شیطان کی طرف سے ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ مِنَ الْوَضُوْءِ الْمُدُّ مِنَ الْمَاءِ وَمِنَ الْجَنَابَةِ الصَّاعُ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِيْنِي فَقَالَ جَابِرٌ: قَدْ كَفٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَأَكْثَرُ شَعَرًا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مسند احمد" مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: وضو کے لئے ایک مد (ایک سیر) پانی اور جنابت (کے غسل) کے لئے ایک صاع (چار سیر مقدار) پانی کافی ہے۔ ایک آدمی نے کہا کہ مجھ کو تو کافی نہیں ہوتا تو حضرت جابر نے فرمایا کہ اس ذات (بابرکت) کو کافی ہوا ہے جو تم سے بہتر اور تم سے زیادہ بال والے تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ، فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔

(سنن الترمذي' أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في كراهية الإسراف في الوضوء بالماء)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وضو کا شیطان ہے جسکو "وَلْہان" کہا جاتا ہے، پس تم (وضو کرتے وقت) پانی کے وسوسوں سے بچو۔

وضو دائیں اعضا سے شروع کرنا چاہئے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُوْا بِأَيَامِنِكُمْ۔

(سنن أبي داؤد، كتاب اللباس' باب في الانتعال)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کپڑے پہنو اور جب وضو کرو تو داہنی طرف سے شروع کرو۔

وضو میں ہاتھ کی انگوٹھی کو حرکت دینا چاہئے

عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ۔

(سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها، باب تخليل الأصابع)

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرماتے تو اپنی انگوٹھی کو حرکت دیتے ۔

وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ۔

(سنن الترمذي، كتاب الطهارة، باب ما جاء في تخليل الأصابع)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔

وضو میں کلی اچھی طرح کرنا چاہئے

عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ ، قَالُوْا وَمَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: اَلْمُتَخَلِّلُوْنَ بِالْوُضُوْءِ ، وَالْمُتَخَلِّلُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ ا۔ أَمَّا تَخْلِيْلُ الْوُضُوْءِ: فَالْمَضْمَضَةُ، وَالاسْتِنْشَاقُ، وَبَيْنَ الأَصَابِعِ، وَأَمَّا تَخْلِيْلُ الطَّعَامِ: فَمِنَ الطَّعَامِ، إِنَّهُ

لَیۡسَ شَیۡءٌ أَشَدَّ عَلَی الۡمَلَکَیۡنِ مِنۡ أَنۡ یَرَیَا بَیۡنَ أَسۡنَانِ صَاحِبِھِمَا شَیۡئًا وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّي.

(المعجم الکبیر-للطبراني' باب الخاء)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمائے: میری امت کے خلال کرنے والے کیا ہی اچھے لوگ ہیں، (صحابہ نے) عرض کیا کون خلال کرنے والے یارسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وضو میں خلال کرنے والے اور کھانے سے (فارغ ہوکر) خلال کرنے والے۔ اب رہا وضو کا خلال تو (وہ) کلی کرنا' ناک میں پانی چڑھانا اور انگلیوں کے درمیان ہے۔ اور اب رہا کھانے کا خلال تو وہ (دانتوں میں پھنسے ہوئے) کھانے سے خلال کرنا ہے۔ بے شک دو فرشتوں (کراماً کاتبین) پر اس سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں ہوتی کہ وہ اپنے ساتھی (آدمی) کے دانتوں کے درمیان کوئی چیز دیکھیں جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔

وضو میں ہر عضو کو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنۡ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً فَتِلۡکَ وَظِیۡفَةُ الۡوُضُوۡءِ الَّتِيۡ لَا بُدَّ مِنۡھَا، وَمَنۡ تَوَضَّأَ اِثۡنَیۡنِ فَلَهٗ کِفۡلَانَ، وَمَنۡ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَذٰلِکَ وُضُوۡئِيۡ وَوُضُوۡءُ الۡأَنۡبِیَاءِ مِنۡ قَبۡلِيۡ۔

(مسند أحمد، مسند المکثرین من الصحابة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا تو یہ وضو کا ایسا وظیفہ ہے جو ضروری ہے، اور جس نے اعضاء وضوء کو دو دو مرتبہ دھویا تو اس کے لئے ثواب کے دو حصے ہیں، اور جس نے تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا تو وہ (تین تین مرتبہ دھونا) میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے ۔

وضو میں چہرہ اچھی طرح دھوئیں

عَنِ بۡنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَّکَ عَارِضَیۡہِ بَعۡضَ الۡعَرۡكِ ثُمَّ شَبَّکَ لِحۡیَتَهٗ بِأَصَابِعِهٖ مِنۡ تَحۡتِھَا۔

(سنن البیهقي الکبری کتاب الطهارة باب عرك العارضین)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو کرتے تو (چہرہ دھوتے وقت) اپنے رخساروں کو تھوڑا سا حرکت دیتے۔

وضو میں آنکھوں کو اچھی طرح دھونا چاہیے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أَشْرِبُوْا أَعْيُنَكُمْ مِنَ الْمَاءِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ وَلَا تَنْفُضُوْا أَيْدِيَكُمْ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهَا مَرَاوِحُ الشَّيْطَانِ۔

(کنز العمال، کتاب الطہارۃ، باب فی الوضوء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرتے ہوئے کچھ پانی اپنی آنکھوں کو پلاؤ (تا کہ آنکھوں کی اچھی طرح صفائی ہو) اور اپنے ہاتھوں کو پانی سے مت جھاڑو (یعنی ان کا پانی مت جھٹکو) کیونکہ وہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ أَدْخَلَ سَبَّابَتَيْهِ فِيْ مَاقِئِهٖ فَيَغْسِلُ عَنْهُمَا الْغَمَصَ۔

(جامع الأحاديث، مسند أنس بن مالك خادم رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو کرتے اور اپنے چہرے کو دھوتے تو اپنی شہادت کی انگلیوں کو اپنے آنکھوں کے حلقوں میں داخل کرتے اور آنکھوں کے میل کو دھوتے۔

وضو میں پانی سے اپنے چہروں کو نہیں مارنا چاہیے

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَلْطِمُوْنَ وُجُوْهَهُمْ بِالْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ۔

(کنز العمال، کتاب الطہارۃ، باب ذیل الوضوء)

حضرت ابراھیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (یعنی صحابہ کرام) وضو میں پانی سے اپنے چہروں کو نہیں مارتے تھے۔

وضو میں داڑھی کا خلال کریں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ مَرَّتَيْنِ۔

(سنن ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في تخليل اللحية)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضوفرماتے تو اپنے انگلیوں کو کھول کر (اس سے) دو مرتبہ داڑھی کا خلال فرماتے ۔

وضو میں ہاتھوں اور پیروں میں پہلے دایاں دھونا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ، فِيْ طُهُوْرِهِ وَ تَرَجُّلِهِ وَ تَنَعُّلِهِ۔

(صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب التيمن في دخول المسجد وغيره)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ہوسکے دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، پاکی حاصل کرنے میں، کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔

پیروں کو بائیں ہاتھ سے رگڑنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَغْسِلُ أَسْفَلَ رِجْلَيْهِ بِيَدِهِ الْيُمْنَى۔

(جامع الأحاديث. حرف الهمزة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی وضو کرے تو اپنے پیروں کے نچلے حصہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ دھوئے۔

وضو میں تلووں کو اچھی طرح دھوئیں

عَنْ أَبِيْ الْهَيْثَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوَضَّأُ فَقَالَ: بَطْنَ الْقَدَمِ يَا أَبَا الْهَيْثَمِ.

حضرت ابوالہیثم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو وضو کرتے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا: اے ابوالہیثم! تلووں کا خیال رکھو۔

وضو میں ایڑیوں کو اچھی طرح دھوئیں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوْا وَهُمْ عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ.

(صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب وُجُوبِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِكَمَالِهِمَا)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف واپس ہو رہے تھے یہانتک کہ ہم جب راستہ میں ایک پانی کے پاس پہنچے تو بعض لوگ نماز عصر کے لئے جلدی کئے اور جلد بازی میں وہ وضو کئے، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انکی ایڑیاں چمک رہی تھی انکو پانی نہیں چھوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (سوکھے) ایڑیوں کے لئے دوزخ کی ہلاکت ہے۔ تم اچھی طرح وضو کرو۔

وضو میں پیروں کے انگلیوں کا خلال کریں

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة، باب غسل الرجلين)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی چھوٹی انگلی سے اپنے پیروں کی انگلیوں کا خلال فرماتے۔

وضو کے دوران پڑھنے کی دعائیں

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ ثَوَابَ الْوُضُوْءِ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ إِذَا قَدِمْتَ وُضُوْءَكَ فَقُلْ: بِسْمِ اللهِ الْعَظِيْمِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِذَا غَسَلْتَ فَرْجَكَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا ابْتَلَيْتَهُمْ صَبَرُوْا وَإِذَا أَعْطَيْتَهُمْ شَكَرُوْا، وَإِذَا تَمَضْمَضْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ ذِكْرِكَ، وَإِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِذَا غَسَلْتَ وَجْهَكَ فَقُلْ

:اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِيْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ‘ وَإِذَا غَسَلْتَ ذِرَاعَکَ الْیُمْنٰی فَقُلْ :اَللّٰھُمَّ أَعْطِنِيْ کِتَابِيْ بِیَمِیْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا یَسِیْرًا‘ وَإِذَا غَسَلْتَ ذِرَاعَکَ الْیُسْرٰی فَقُلْ : لَا تُعْطِنِيْ کِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَھْرِيْ‘ وَإِذَا مَسَحْتَ بِرَأْسِکَ فَقُلْ: اَللّٰھُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِکَ‘ وَإِذَا مَسَحْتَ أُذُنَیْکَ فَقُلْ :اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ یَسْتَمِعُ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُ أَحْسَنَہٗ‘ وَإِذَا غَسَلْتَ رِجْلَیْکَ فَقُلْ : اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا‘ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ‘ اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَیْکَ ‘ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ إِلَی السَّمَاءِ فَقُلْ :اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَفَعَھَا بِغَیْرِ عَمَدٍ۔ وَالْمَلَکُ قَائِمٌ عَلٰی رَأْسِكَ یَکْتُبُ۔ مَا تَقُوْلُ وَتَخْتَمُ بِخَاتِمَةٍ ثُمَّ یُعْرَجُ إِلَی السَّمَاءِ فَیَضَعُہٗ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَا یُفَکُّ ذَالِکَ الْخَاتَمُ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

(کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال‘ کتاب الطھارۃ)

حضرت حسن (بصری) رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وضو کا ثواب (حاصل کرنے کا ذریعہ) سکھلایا اور ارشاد فرمایا اے علی: جب تم اپنے وضو کے لئے آؤ تو کہو: بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَی الْإِسْلَامِ (اللہ بزرگ کے نام سے اسلام (کی نعمت) پر اللہ کے لئے حمد ہے)‘ جب تم (استنجاء میں) اپنی شرمگاہ کو دھوؤ تو کہو: اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ‘وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِیْنَ إِذَا ابْتَلَیْتَھُمْ صَبَرُوْا وَإِذَا أَعْطَیْتَھُمْ شَکَرُوْا۔ (اے اللہ تو میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور مجھکو توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھکو پاک رہنے والوں میں سے بنادے اور مجھکو ان لوگوں میں سے بنادے کہ جب تو انکو آزمائے تو وہ صبر کریں اور جب تو انکو عطا کرے تو شکر کریں)۔ اور جب کلی کرو تو کہو: اَللّٰھُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰی تِلَاوَةِ ذِکْرِکَ۔ (اے اللہ تیرے ذکر کی تلاوت پر تو میری مدد فرما)۔ اور جب ناک صاف کرو تو کہو: اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ (اے اللہ تو مجھے جنت کی خوشبو سے محروم نہ کر)۔ اور جب تم اپنا چہرہ دھوؤ تو کہو: اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِيْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔ (اے اللہ میرا چہرہ اس دن روشن فرما جس دن کہ چند چہرے روشن ہونگے اور چند چہرے کالے ہونگے)۔ جب تم اپنے دائیں بازو کو دھوؤ تو کہو: اَللّٰھُمَّ أَعْطِنِيْ کِتَابِيْ بِیَمِیْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا یَسِیْرًا۔ (اے اللہ تو مجھے میرا نامۂ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں عطا فرما اور میرا آسان حساب لے)۔ جب تم اپنا بایاں بازو دھوؤ تو کہو: لَا تُعْطِنِيْ کِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَھْرِيْ۔ (اے اللہ تو مجھے میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں مت عطا فرما اور نہ میرے پیٹھ کے پیچھے سے)۔ جب تم اپنے سر کا مسح کرو تو کہو: اَللّٰھُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِکَ۔ (اے اللہ تو مجھے اپنی رحمت سے ڈھانک دے)۔ اور جب تم اپنے

سر کا مسح کرو تو کہو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَسْتَمِعُ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُ أَحْسَنَهُ۔ (اے اللہ تو مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو باتوں کو سن کر ان میں کی اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں)۔ اور جب تم اپنے پیروں کو دھوؤ تو کہو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا' اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ' اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ۔ اے اللہ اس (وضو) کو (اپنی بارگاہ میں) قابل قدر کوشش، اور بخشے ہوئے گناہ (کا ذریعہ) اور (تیری بارگاہ میں) مقبول عمل بنا۔ اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور تو مجھے پاک رہنے والوں میں سے بنادے۔ اے اللہ میں تیری بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ پھر تم اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاؤ اور کہو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَفَعَهَا بِغَيْرِ عَمَدٍ۔ تمام تعریف اللہ کے لئے ہیں جس نے بغیر ستون کے اس (آسمان) کو بلند کیا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) فرشتہ تمہارے سر پر کھڑے ہو کر تم جو کچھ کہ رہے ہو وہ لکھتا ہے اپنے مہر سے اس کو مہر بند کرتا ہے پھر اسکو آسمان کی طرف لے جاتا ہے اور اسکو عرش کے نیچے رکھ دیتا ہے اور وہ مہر قیامت تک کھولا نہیں جاتا۔ (یعنی اسے ضائع ہونے سے بچا کر روز قیامت اسکا پورا اجر دیا جاتا ہے)۔

وضو کرتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا چاہئے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ (المعجم الكبير' باب سهل بن سعد الساعدي.)

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کا وضو (کامل) نہیں ہوتا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے۔

وضو کے بعد کی دعائیں

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَي السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔

(زجاجة المصابيح' كتاب الطهارة' باب فضائل الوضوء)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اچھی طرح وضو کرے پھر آسمان کی طرف اپنی نگاہ اٹھا کر "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ

وَأَشْهَدُأَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پڑھے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھولدئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ "أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ' أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ" فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔

(سنن الترمذي'كتاب الطهارة، باب فيما يقال بعد الوضوء)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ارشاد فرمایا: جو کوئی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر "أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ' أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھے پاک رہنے والوں میں سے بنادے) پڑھتا ہے تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھولدئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے ۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ وُضُوْئِهِ" سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ اِلَيْكَ "كُتِبَ فِيْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِيْ طَابِعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(الفتح الكبير' حرف الميم)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرتا ہے اور اپنے وضو سے اپنے فارغ ہونے کے بعد' سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ اِلَيْكَ '' پڑھتا ہے تو اس کو ایک کاغذ میں لکھ لیا جاتا ہے، پھر اس کو مہر بند کیا جاتا ہے اور قیامت تک مہر نہیں توڑی جاتی ۔

وضو کے بعد ستر کی جگہ چھینٹا دینا چاہئے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ۔

(سنن ابن ماجه "كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء في النضح بعد الوضوء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم وضوکروتو ستر کی جگہ (کے کپڑے) پر چھینٹے دو (کہ اس سے پیشاب کے قطرات خارج ہونے سے متعلق وسوسے ختم ہوجاتے ہیں)۔

وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینا چاہئے

عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَأَنْقَى كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل' مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه)

حضرت ابوحیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور اپنے ہتھیلیوں کو دھویا پھر تین بار اپنے چہرہ کو اور تین بار ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھویا پھر کھڑے ہوئے اور اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پیا پھر فرمایا کہ بے شک میں نے تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکی کا طریقہ بتلاؤ۔

اعضاء وضو کو پونچھا جاسکتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ.

(سنن الترمذي' أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في التمندل بعد الوضوء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک کپڑا تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بعد (اعضاء وضو کو) پونچھا کرتے۔

اعضاء وضو کو نہ پونچھنا بہتر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِثَوْبٍ نَظِيفٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَهُوَ أَفْضَلُ، لِأَنَّ الْوَضُوءَ يُوزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ سَائِرِ الْأَعْمَالِ۔

(جامع الاحاديث' حرف الميم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جو وضو کر کے پاکیزہ کپڑے سے پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو بہتر ہے اس لئے کہ قیامت کے دن وضو کا پانی بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

وضو میں بلاضرورت کسی سے مدد نہ لینا چاہئے

عَنْ أَبِي الْجَنُوْبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: رَأَيْت عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَقِي مَاءً الِوُضُوْئِهِ فَبَادَرْتُهُ أَسْتَقِيْ لَهُ فَقَالَ: مَهْ يَا أَبَا الْجَنُوْبِ! فَإِنِّي رَأَيْتُ عُمَرَ يَسْتَقِي مَاءً لِوُضُوْئِهِ فَبَادَرْتُهُ أَسْتَقِي لَهُ فَقَالَ: مَهْ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَسْتَقِي مَاءً لِوُضُوْئِهِ فَبَادَرْتُهُ أَسْتَقِيْ لَهُ فَقَالَ: مَهْ يَا عُمَرُ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَّشْرَكَنِيْ فِيْ طُهُوْرِيْ أَحَدٌ.

(مسند أبي يعلى،مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه)

حضرت ابوالجنوب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ اپنے وضو کے لئے پانی لے رہے تھے تو میں آپ کے لئے پانی لینے کے لئے تیزی سے گیا تو آپ نے فرمایا کہ اے ابوالجنوب رک جاؤ کیونکہ میں نے عمر کو دیکھا کہ اپنے وضو کے لئے پانی لے رہے تھے تو میں ان کے لئے پانی لینے کے لئے دوڑا تو آپ نے فرمایا: اے ابوالحسن رک جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے وضو کیلئے پانی لیتے دیکھا تو میں ان کے لئے پانی لینے کیلئے دوڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رک جاؤ اے عمر: بیشک میں ناپسند کرتا ہو کہ کسی کو اپنی پاکی میں شریک کروں۔

تحیّۃ الوضو (یعنی وضو کے بعد دو رکعت نفل) پڑھنا چاہئے

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(سنن أبی داؤد،کتاب الصلاۃ،باب کراھیۃ الوسوسۃ وحدیث النفس فی الصلاۃ)

حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر توجہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو اسکے پچھلے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ؟ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ۔

(صحیح البخاری،ابواب التھجد،باب فَضْلِ الطُّھُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّھَارِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن نماز فجر کے وقت بلال سے فرمایا: اے بلال تم اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا ایسا عمل بتاؤ کہ جس سے تمہیں ثواب کی زیادہ امید ہے؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے سامنے تمہارے جوتوں کی آہٹ کو سنا ہے۔ تو آپ نے عرض کی: میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا ہے کہ جو میرے پاس (ثواب کی) زیادہ امید والا ہو سوائے اس کے کہ میں رات یا دن کی جس گھڑی میں بھی پاکی (طہارت یا وضو) حاصل کیا ہوں تو اس پاکی سے اللہ نے میرے لئے جس قدر نمازیں مقدر کی ہے پڑھا ہوں۔

ہمیشہ باوضو رہنا چاہئے

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَیْرَ أَعْمَالِکُمُ الصَّلَاۃُ وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب المحافظۃ علی الوضوء)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اعمالِ خیر کے) ہمیشہ پابند رہو اور (اعمال خیر کی ہمیشہ پابندی) بہت مشکل ہے اور جان لو کہ تمہارے سب اعمال میں سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی صرف مومن ہی کرتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: یَا بُنَيَّ! إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَکُوْنَ أَبَدًا عَلٰی وُضُوْءٍ فَافْعَلْ، فَإِنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ إِذَا قَبَضَ رُوْحَ الْعَبْدِ وَھُوَ عَلٰی وُضُوْءٍ کُتِبَ لَہٗ شَھَادَۃٌ۔

(شعب الإیمان للبیھقي، المحافظۃ علی الوضوء واسباغہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے پیارے بیٹے اگر تم ہمیشہ باوضو رہ سکتے ہو تو رہو کیونکہ ملک الموت جب کسی کی روح قبض کرے اور وہ وضو سے ہو تو اسکے لئے شہادت (کی موت) لکھی جاتی ہے۔

وضو کے متعلق شک میں نہیں پڑنا چاہئے

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّہٗ قَالَ: إِذَا شَکَکْتَ فِي الْحَدَثِ وَأَیْقَنْتَ الْوُضُوْءَ فَأَنْتَ عَلٰی وُضُوْءٍ، وَإِذَا شَکَکْتَ فِي الْوُضُوْءِ وَأَیْقَنْتَ بِالْحَدَثِ فَتَوَضَّأْ۔

(السنن الکبری، کتاب الطھارۃ، باب لا یزول الیقین بالشک)

حضرت حسن (بصری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب تم کو ناپاکی میں شک ہو اور وضو کا یقین ہو تو تم وضو میں ہو، اور اگر تم کو وضو میں شک ہو اور ناپاکی کا یقین ہو تو تم وضو کر لو۔

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُکُمْ فِيْ بَطْنِہٖ شَیْئًا فَأَشْکَلَ عَلَیْہِ أَخَرَجَ مِنْہُ شَیْءٌ أَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ یَجِدَ رِیحًا.

(رواہ مسلم، کتاب الحیض، باب الدلیل علی أنّ من تیقّن الطّھارۃ ثمّ شک فی الحدث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی اپنے پیٹ میں کوئی چیز پائے اور اس کو شک ہو جائے کہ اس سے کوئی چیز (ہوا وغیرہ) نکلی ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ وہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز سن نہ لے یا بو محسوس نہ کرے۔

وضو کر کے سونا چاہئے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَیْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَکَ لِلصَّلَاةِ۔

(صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل من بات علی الوضوء)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے آرام گاہ کو (سونے کیلئے) آنے کا ارادہ کرو تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لو۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: الطَّاھِرُ النَّائِمُ کَالصَّائِمِ الْقَائِمِ۔

(کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، کتاب المعیشۃ والعادات، فصل في النوم وآدابہ وأذکارہ)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ پاکی کی حالت میں سونے والا (دن میں) روزہ رکھنے اور (رات میں) عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاتَ طَاھِرًا، بَاتَ فِي شِعَارِہٖ مَلَکٌ، لَا یَسْتَیْقِظُ سَاعَةً مِنَ اللَّیْلِ إِلَّا قَالَ الْمَلَکُ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِکَ فُلَانٍ، فَإِنَّہٗ بَاتَ طَاھِرًا۔

(شعب الإیمان للبیھقي، المحافظۃ علی الوضوء واسباغہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی پاکی کی حالت میں رات گزارتا ہے تو اسکی چادر میں ایک فرشتہ رات گزارتا ہے' رات کی جس گھڑی میں بھی جب وہ اُٹھتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ تو اپنے فلاں بندہ کو بخش دے کیونکہ وہ پاکی کی حالت میں رات گزارا ہے۔

بعد بیدار ہونے کے پہلے ہاتھ دھوئیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

(صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب الاستجمار وترا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی نیند سے بیدار ہو تو ہاتھوں کو دھونے سے پہلے وضو کے پانی میں نہ ڈالے کیونکہ تم میں کا کوئی نہیں جانتا کہ اسکا ہاتھ رات کہاں گذارا ہے۔

بعد بیدار ہونے کے وضو میں ناک اچھی طرح صاف کرنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهِ۔

(صحيح البخاری' كتاب بدأ الخلق' باب صفة ابليس وجنوده)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی نیند سے بیدار ہوا اور وضو کرے تو تین مرتبہ ناک صاف کرے، کیونکہ شیطان ناک کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔

مسواک کے آداب

فہرست عناوین

مسواک کی اہمیت۔
مسواک کی تاکید۔
سونے سے پہلے اور بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنی چاہیے۔
جمعہ کے دن مسواک کا اہتمام کرنا چاہیے۔
روزہ دار کو مسواک کا استعمال کرنا چاہیے۔
مسواک کونسے درخت کی بہتر ہے؟۔
مسواک دانتوں کے دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔
مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کرنی چاہیے۔
مسواک سے زبان کی بھی صفائی کرنی چاہیے۔
مسواک طاق عدد میں کرنی چاہیے۔
مسواک کرنے کے بعد مسواک دھولینا چاہیے۔
مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلیوں سے دانت صاف کریں۔
مسواک پیش کرنے میں بڑوں کو ترجیح دینا چاہیے۔

فضائل

x

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔

(صحيح البخاري "كِتَابُ الصوم" بَابُ سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کی پاکی کا ذریعہ اور رب کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: تَفْضُلُ الصَّلَاةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا۔

(السنن الكبرى "كتاب الطهارة" باب تَأْكِيدِ السِّوَاكِ عِنْدَ الْقِيَامِ إِلَى الصَّلَاةِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ نماز کہ جس کے لئے مسواک کی جائے اس نماز پر جس کے لئے مسواک نہ کی جائے ستر درجے فضیلت رکھتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَ مَجْلَاةٌ لِلْبَصَرِ۔

(الترغيب والترهيب "كتاب الطهارة "الترهيب من التخلي على طرق الناس أو ظلهم أو مواردهم)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے کا ذریعہ اور رب کو خوش کرنے کا ذریعہ اور نگاہ کو روشن کرنے کا ذریعہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: اَلسِّوَاكُ يَزِيدُ الرَّجُلَ فَصَاحَةً۔

(مسند الشهاب 'السواك يزيد الرجل فصاحة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک آدمی کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فَتَوَضَّأَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ وَ اسْتَنَّ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى أَطَافَ بِهِ مَلَكٌ وَ دَنَا مِنْهُ حَتّٰى يَضَعَ فَاهُ عَلٰى

فِيهِ، فَمَا يَقْرَأُ إِلَّا فِي فِيهِ، وَإِذَا لَمْ يَسْتَنَّ أَطَافَ بِهِ وَلَمْ يَضَعْ فَاهُ عَلٰى فِيهِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ حَتّٰى يَسْتَنَّ.

(الزهد-ابن المبارك' باب فضل ذكر الله عزوجل)

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کوئی شخص رات یا دن کے کسی وقت اٹھ کر وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور مسواک کرتا ہے پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو فرشتہ اسکو گھیر لیتا ہے اور اس سے اس قدر قریب ہوجاتا ہے کہ اپنا منہ اسکے منہ میں رکھدیتا ہے' پس وہ جو بھی قرآن پڑھتا ہے تو اس (فرشتے) کے منہ میں ہوتا ہے' اور جب مسواک نہیں کرتا تو فرشتہ اسکو گھیر لیتا ہے مگر اپنا منہ اسکے منہ میں نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کے لئے تشریف لے جاتے تو ضرور مسواک کرتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لِأَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بِسِوَاكٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سِوَاكٍ.

(الترغيب والترهيب' كتاب الطهارة' الترهيب من التخلي على طرق الناس أو ظلهم أو مواردهم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ کہ میں دو رکعت مسواک (کرنے) کے ساتھ پڑھوں مجھے پسند ہے اس بات سے کہ ستر رکعت بغیر مسواک کے پڑھوں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَانِ بِالسِّوَاكِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةٍ بِغَيْرِ سِوَاكٍ.

(الترغيب والترهيب' كتاب الطهارة' الترهيب من التخلي على طرق الناس أو ظلهم أو مواردهم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسواک کے ساتھ دو رکعت افضل ہے بغیر مسواک کے ستر رکعت سے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ فَنِعْمَ الشَّيْءُ اَلسِّوَاکُ' يُذْهِبُ بِالْحَفَرِ وَيَنْزِعُ الْبَلْغَمَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ وَيَشُدُّ اللِّثَةَ وَيَذْهَبُ بِالْبَخَرِ وَيُصْلِحُ الْمَعِدَةَ وَيَزِيدُ فِي دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ وَيُحَمِّدُ الْمَلَائِكَةَ وَيُرْضِي الرَّبَّ وَيُسْخِطُ الشَّيْطَانَ.

(الفتح الكبير في ضم الزيادة إلى الجامع الصغير' حرف العين)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا

:تم مسواک کو لازم کرلو کہ مسواک کیا ہی بہترین چیز ہے' دانتوں کی زردی (و کیڑ) کو لے جاتی ہے' بلغم کو ختم کرتی ہے' نگاہ کو روشن کرتی ہے' مسوڑوں کو مضبوط کرتی ہے' منہ کی بد بو کو دور کرتی ہے' معدہ کو درست کرتی ہے' جنت کے درجات میں اضافہ کرتی ہے' فرشتوں سے تعریف کراتی ہے' رب کو راضی کرتی ہے اور شیطان کو ناراض کرتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: فِيْ السِّوَاكِ عَشْرُ خِصَالٍ: یُطَیِّبُ الْفَمَ وَیَشُدُّ اللِّثَّةَ وَیَجْلُوْ الْبَصَرَ وَیُذْھِبُ الْبُلْغَمَ وَیُذْھِبُ الحَفَرَ وَیُوَافِقُ السُّنَّةَ وَیُفَرِّحُ المَلائِکَةَ وَیُرْضِي الرَّبَّ وَیَزِیدُ فِيْ الْحَسَنَاتِ وَیُصَحِّحُ الْمِعْدَةَ۔

(الفتح الکبیر في ضم الزیادة إلی الجامع الصغیر' حرف الفاء)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک میں دس خصلتیں ہیں: منہ کو خوشبو دار کرتی ہے' مسوڑوں کو مضبوط کرتی ہے' نگاہ کو روشن کرتی ہے' بلغم کو دور کرتی ہے' (دانتوں کے) پیلے پن (اور کیڑ) کو ختم کرتی ہے، سنت (انبیاء) کی موافقت کرتی ہے' فرشتوں کو خوش کرتی ہے' رب کو خوش کرتی ہے' نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے اور معدہ کو درست کرتی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہُ أَمَرَ بِالسِّوَاكِ وَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ، ثُمَّ قَامَ یُصَلِّي قَامَ الْمَلَکُ خَلْفَہُ، فَتَسَمَّعَ لِقِرَاءَتِہٖ فَیَدْنُو مِنْہُ أَوْ کَلِمَةً نَحْوَھَا حَتّٰی یَضَعَ فَاهُ عَلٰی فِیہِ فَمَا یَخْرُجُ مِنْ فِیہِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ، إِلاَّ صَارَ فِي جَوْفِ الْمَلَكِ، فَطَھِّرُوا أَفْوَاھَکُمْ لِلْقُرْآنِ۔

(مسند البزار' مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه)

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیکہ آپ نے مسواک کرنے حکم دیا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز پڑھنے لگتا ہے تو فرشتہ اسکے پیچھے کھڑا ہوجاتا ہے' اسکی قراءت کو سنتا ہے اور اسکے قریب ہوجاتا ہے' یہانتک کہ اپنے منہ کو اسکے منہ میں رکھ دیتا ہے' پس قرآن (کے الفاظ) میں سے جو بھی اس شخص کے منہ سے نکلتا ہے تو وہ فرشتے کے منہ میں ہوتا ہے' پس تم اپنے منہ کو قرآن کے لئے پاک رکھو۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ثَلاَثٌ یَزِدْنَ فِي الْحِفْظِ وَیُذْھِبْنَ الْبُلْغَمَ: السِّوَاکُ وَالصَّوْمُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ۔

(إحیاء علوم الدین "کتاب آداب تلاوة القرآن باب في ذم تلاوة الغافلین)

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیکہ تین چیزیں یاد میں اضافہ کرتی ہیں اور بلغم کو دور کرتی ہیں: مسواک' روزہ اور قرآن کی تلاوت۔

مسواک کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ. قَالَ زَكَرِيَّاءُ قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ.

(صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب خِصَالِ الْفِطْرَةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں فطرت (انسانی) میں سے ہیں: مونچھ تراشنا، داڑھی چھوڑنا، مسواک کرنا، (وضو میں) ناک میں پانی چڑھانا، ناخن تراشنا، (وضو میں) انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، زیر بغل بال اکھیڑنا، زیر ناف بال تراشنا، پانی سے استنجاء کرنا۔ راوی زکریا فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں دسویں چیز بھول گیا وہ (وضو میں) کلی کرنا ہی ہوگی۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالنِّكَاحُ، وَالسِّوَاكُ۔

(سنن الترمذي، كتاب النكاح، باب ما جاء في فضل التزويج والحث عليه)

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہے: حیا کرنا، عطر لگانا، نکاح کرنا، مسواک کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ۔

(صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب السواك الرطب واليابس للصائم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت پر دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ بِوُضُوءٍ، وَمَعَ كُلِّ وُضُوءٍ بِسِوَاكٍ۔

(مسند احمد، الترغيب والترهيب، كتاب الطهارة، الترهيب من التخلي على طرق الناس أو ظلهم أو مواردهم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت پر دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضوکرنے اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

عَنْ جَعْفَرِ بنِ تَمَّامِ بنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمْ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ تَدْخُلُونَ عَلَيَّ قُلْحًا اسْتَاكُوا، فَلَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ، عِنْدَ كُلِّ طُهُورٍ۔

(المعجم الكبير'بَابُ التَّاءِ)

حضرت جعفر بن تمام بن عباس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا کہ میرے پاس پیلے دانت لیکرآتے ہو' مسواک کرو۔ اگر میری امت پر دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر پاکی کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

عَنْ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ.

(صحيح مسلم'باب السِّوَاكِ'كتاب الطهارة)

حضرت شُریح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کونسی چیز سے (اپنے گھریلوں کاموں کی) ابتدا کرتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لاتے؟ آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: مسواک کرنے سے۔

مسواک کی تاکید

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل جب کبھی میرے پاس آئے تو مجھے مسواک کرنے کا حکم پہنچائے' مجھے اندیشہ ہوا کہ (کثرتِ مسواک سے) منہ چھل نہ جائے۔

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: طَيِّبُوا أَفْوَاهَكُمْ بِالسِّوَاكِ فَإِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْآنِ۔

(شعب الإيمان'باب في تعظيم القرآن'فصل في السواك لقراءة القرآن)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے منہ کو مسواک سے پاک کرو کیونکہ وہ قرآن کے راستے ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: أَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ فِي السِّوَاکِ۔

(صحيح البخاري "كتاب الجمعة باب السواك يوم الجمعة)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کے بارے میں میں نے تمہیں بہت کچھ فرما دیا ہے۔

آداب

سونے سے پہلے اور بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنی چاہئے

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّھَجُّدِ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوصُ فَاہُ بِالسِّوَاکِ.

(صحيح البخاري 'أبواب التهجد' باب طول القيام في صلاة الليل)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تہجد کے لئے بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے ملتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَنَامُ إِلَّا وَ السِّوَاکُ عِنْدَہُ فَإِذَا اسْتَیْقَظَ بَدَأَ بِالسِّوَاکِ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل 'مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آرام فرماتے تو مسواک ضرور پاس ہوتا' جب آپ بیدار ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَرْقُدُ مِنْ لَیْلٍ وَ لَا نَھَارٍ فَیَسْتَیْقِظُ إِلَّا تَسَوَّکَ قَبْلَ أَنْ یَتَوَضَّأَ.

(سنن أبي داود 'كتاب الطهارة' باب السِّوَاكِ لِمَنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن یا رات کے کسی حصہ میں سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَاكُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِذَا خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ، فَقِيْلَ لَهُ : قَدْ شَغَفْتَ بِهٰذَا السِّوَاكِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَاكُ هٰذَا السِّوَاكَ۔

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب الطهارة من قسم الأفعال، السواك)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آپ جب آپ بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرتے اور جب رات میں بیدار ہوتے اور جب نماز فجر کے لئے جاتے تو مسواک کیا کرتے، آپ سے کہا گیا کہ آپکو تو اس مسواک سے بہت چاہت ہو گئی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ بے شک حضرت اسامہ رضی اللہ تعالی عنہا نے مجھے خبر دی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسواک سے مسواک کیا کرتے تھے۔

جمعہ کے دن مسواک کا اہتمام کرنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ: مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ عِيدًا، فَاغْتَسِلُوا، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ-

(المعجم الأوسط" باب الْحَاءِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعوں میں سے ایک جمعہ میں ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! بلاشبہ یہ وہ دن ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے لہذا تم (اس دن) غسل کرو اور مسواک کو لازم کرلو۔

روزہ دار کو مسواک کا استعمال کرنا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ.

(سنن ابن ماجه، باب ما جاء في السواك والكحل للصائم، كتاب الصيام)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ دار کی بہترین خصلتوں میں سے (ایک خصلت) مسواک کرنا ہے۔

مسواک کونسے درخت کی بہتر ہے؟

عَنْ أَبِيْ زَيْدِ الْغَافِقِيْ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: اَلْأَسْوِكَۃُ ثَلَاثَۃٌ: أَرَاكٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَرَاكٌ فَعَنَمٌ أَوْ بُطْمٌ۔

(جامع المسانيد والسُّنَن' حرف الزای)

حضرت ابوزید غافقی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسواک تین قسم کا ہے: پیلو کے درخت کا' پیلوں کا نہ ہوتو درختِ عنم (جسکے پھل سرخ ہوتے اور رنگائی کے کام آتے ہیں) کا' یا درختِ بُطم کا (جسے بَن کا درخت کہا جاتا ہے جو کہ ہری بیج والا ہوتا ہے)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعت النَّبِي صَلَّى الله عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : نِعْم السِّوَاكُ الزَّيتونُ، مِنْ شَجَرَۃٍ مُبَارَكَۃٍ، يُطَيِّبُ الفَمَ، ويُذْهِبُ بِالْحَفرِ، وَهُوَ سِواكِي وسِوُاكُ الأنبياءِ قَبْلِي۔

(المعجم الأوسط-الطبراني)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوارشادفرماتے ہوئے سنا: زیتون کیا ہی بہترین مسواک ہے 'شَجَرَۃٍ مُبَارَكَۃٍ(مبارک درخت جسکا کہ قرآن میں ذکر ہے) سے تعلق رکھتا ہے' منہ کو پاک کرتا ہے' دانتوں کے پیلے پن کو دور کرتا ہے' وہ میرا اور مجھ سے پہلے والے انبیاء کا مسواک ہے۔

مسواک دانتوں کے دائیں جانب سے شروع کرنا چاہئے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِہٖ كُلِّہٖ، فِيْ طُهُوْرِہٖ وَتَرَجُّلِہٖ وَتَنَعُّلِہٖ۔

(صحيح البخاری کتاب الصلاۃ' باب التيمن في دخول المسجد وغيره)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ہوسکے دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، پاکی حاصل کرنے میں، کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔

مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کرنی چاہیے

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا شَرِبْتُمْ فَاشْرَبُوا مَصًّا وَإِذَا اسْتَكْتُمْ فَاسْتَاكُوا عَرْضًا۔

(السنن الکبری، باب مَا جَاءَ فِي الاِسْتِيَاكِ عَرْضًا)

حضرت عطاء بن رباح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم پیوتو (پانی) چوس کر پیو اور جب تم مسواک کروتو (دانتوں کی) چوڑائی میں مسواک کرو۔

مسواک سے زبان کی بھی صفائی کرنی چاہیے

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنُّ، وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ، وَهُوَ يَقُولُ عَأْ عَأْ۔ (صحیح ابن حبان، باب سنن الوضوء)

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس داخل ہوا جبکہ آپ مسواک فرمارہے تھے اور مسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا اور آپ عاعا کہہ رہے تھے۔

مسواک طاق عدد میں کرنی چاہیے

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِسْتَاكُوا وَتَنَظَّفُوا وَأَوْتِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

(مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الطهارات ما ذكر في السواك)

حضرت سلیمان بن صُرد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کرو اور صاف ستھرے رہو اور (مسواک) وتر (طاق عدد) میں کرو کیونکہ اللہ وتر (ایک) ہے وتر کو پسند فرماتا ہے۔

مسواک کرنے کے بعد مسواک کو دھولینا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ، فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ.

(سنن أبي داود "الطهارة" باب غَسْلِ السِّوَاكِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کرنے کے بعد مسواک مجھ کوعطا فرماتے تھے تاکہ میں اسکو دھوؤ' تو میں پہلے (بغرض تبرک اس مسواک سے) مسواک کرتی پھر اسکو دھوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کرتی۔

مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلیوں سے دانت صاف کرنا چاہیئے

عَنْ عَوْفِ الْمُزنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْأَصَابِعُ تَجْرِي مَجْرَى السِّوَاكِ إِذَا لَمْ يَكُنْ سِوَاكٌ۔

(المعجم الأوسط-بَابُ الْمِيمِ)

حضرت عوف مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلیاں مسواک کے قائم مقام ہیں اگر مسواک نہ ہو۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : إِذَا صُمْتُمْ فَاسْتَاكُوا بِالْغَدَاةِ وَلَا تَسْتَاكُوا بِالْعَشِيِّ 'فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَائِمٍ تَيْبَسُ شَفَتَاهُ بِالْعَشِيِّ إِلَّا كَانَتَا نُورًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(السنن الكبرى "كتاب الصوم' باب مَنْ كَرِهَ السِّوَاكَ بِالْعَشِيِّ)

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب تم روزہ سے ہو تو صبح کے وقت مسواک کرو' شام کے وقت نہ کرو۔ کیونکہ جس کسی روزہ دار کے شام کے وقت ہونٹ سوکھے ہوتے ہیں تو وہ روز قیامت اسکی آنکھوں کے درمیان نور کا ذریعہ بنتے ہیں۔

مسواک پیش کرنے میں بڑوں کو ترجیح دینا چاہیئے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا 'فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا۔

(صحيح البخاري 'كِتَابُ الْوُضُوءِ 'بَاب دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے خود کو (خواب میں) دیکھا کہ مسواک کر رہا ہوں اتنے میں میرے پاس دو آدمی آئے ان میں کا ایک دوسرے سے بڑا تھا' میں نے مسواک ان میں کے چھوٹے کو دی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دیجئے تو میں نے اسکو ان میں کے بڑے کو دیا۔

غسل کے آداب

فہرست عناوین

غسل کی اہمیت۔
مومن صرف حکماً ناپاک ہوتا ہے حقیقتاً نہیں۔
حالت جنابت میں وضو کر کے سونا چاہیے۔
ناپاکی کی حالت میں ذکر واذکار ترک نہیں کرنا چاہیے۔
حالت جنابت میں قرآن کو چھونا منع ہے۔
حالت جنابت میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے۔
حالت جنابت میں مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔
جنابت سے پاک ہونے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔
کھجور کے جھنڈ، پیشاب کی جگہ اور چاند کی روشنی میں غسل نہیں کرنا چاہیے۔
غسل سے پہلے بسم اللہ پڑھنا چاہیے۔
غسل میں پردہ کا خیال رکھیں۔
غسل میں ستر پوشی اختیار کریں۔
بے پردگی کے مقامات پر غسل نہ کریں۔
غسل کا مسنون طریقہ۔
عورتوں کو حیض کے غسل میں پاکی کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔
عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہیں کرنا چاہیے۔
غسل دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔
غسل میں باقی جسم سے پہلے سر کو دھونا چاہیے
غسل میں سر کے بال پہلے دائیں کاندھے پر پانی بہانا چاہیے
غسل میں صابن وغیرہ سے اچھی صفائی حاصل کرنا چاہیے۔
غسل میں بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچائیں۔

غسل میں عورت کے لئے سر کے بال کھولنا ضروری نہیں۔

پیر غسل کے مقام سے ہٹ کر دھونا چاہئے۔

غسل میں پانی کے اسراف سے بچیں۔

غسل اچھی طرح کرنا چاہئے۔

غسل کے بعد پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

غسلِ جمعہ۔

غسلِ عیدین۔

میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا چاہئے۔

احرام پہننے سے پہلے غسل کرنا چاہئے۔

مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا چاہئے۔

وقوف عرفہ سے پہلے غسل کرنا چاہئے۔

قبولِ اسلام کا غسل۔

فضائل

x

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا۔

(سورۃ المائدۃ' آیت ۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تم حالت جنابت میں ہوں تو اچھی طرح (غسل کرکے) پاک وصاف ہوجاؤ۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ: مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلٰى وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ. قَالُوا يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ؟ قَالَ: اَلْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(سنن أبي داود' كتاب الصلاة' باب في المحافظة على وقت الصلوات)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ چیزیں ہیں جنہیں جوکوئی شخص ایمان کے ساتھ انجام دیگا تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا: جوکوئی پانچوں نمازوں کوانکے وضو،رکوع، سجوداوراوقات (کے اہتمام) کے ساتھ بپابندی ادا کرے گا۔رمضان کے روزے رکھے گا' بیت اللہ کا حج کرے گا اگراسکی استطاعت رکھتا ہو'خوش دلی کے ساتھ زکات دے گا اور امانت کوادا کرے گا۔صحابہ نے عرض کیا کہ اے ابودرداء! امانت کوادا کرنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جنابت کاغسل کرنا۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ، كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا. قُلْتُ: وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ؟ قَالَ: غُسْلُ الْجَنَابَةِ، فَإِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعَرَةٍ جَنَابَةً.

(سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب تحت كل شعرة جنابة)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچوں نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور امانت کوادا کرنا انکے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں۔(ابوایوب فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا کہ امانت کوادا کرنا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنابت کاغسل' کیونکہ ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے۔

مومن صرف حکماً ناپاک ہوتا ہے حقیقتاً نہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ وَ أَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ؟ فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا أَبَا هِرٍّ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

(صحيح البخاری، كتاب الْغسْل، باب الْجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا یہانتک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور میں آہستہ سے سرک گیا اور اپنے کجاوے کے پاس آیا اور غسل کیا، پھر میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے: اَبُوْ ھِرّ تم کہاں تھے؟ میں نے (اپنا حال) عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (تعجب سے) فرمایا: سبحان اللہ، اے: اَبُوْ ھِرّ، بے شک مومن (حقیقتاً) ناپاک نہیں ہوتا۔

آداب

حالت جنابت میں وضو کر کے سونا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَ هُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْعَمَ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَكَلَ۔

(سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب الجنب إذا أراد أن ينام أو يأكل أو يشرب كيف يصنع)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت جنابت میں جب سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے اور جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر کھاتے۔

ناپاکی کی حالت میں ذکر و اذکار ترک نہیں کرنا چاہئے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَرْبَعٌ لَا يَحْرُمْنَ عَلٰى جُنُبٍ وَ لَا حَائِضٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔

(سنن الدارمي "كتاب الطهارة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ چار چیزیں (کہنا) کسی جنبی اور حائضہ پر حرام نہیں ہوتیں: سُبحَانَ اللہِ، وَالْحَمْدُلِلّٰہِ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، وَاللہُ اَکبَرُ۔

حالت جنابت میں قرآن کو چھونا منع ہے

عَنْ عَبْدِ اللہِ بن عُمَرَ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیہِ أَنّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا یَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاھِرٌ.

(المعجم الکبیر "سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو صرف پاک شخص ہی چھوئے۔

حالت جنابت میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ۔

(سنن ابن ماجه "كتاب الطهارة وسننها" باب ما جاء في قراءة القرآن على غير طهارة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھے۔

حالتِ جنابت میں مسجد میں داخل ہونا منع ہے

عَن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ صَرْحَةَ ھٰذَا الْمَسْجِدِ فَنَادَی بِأَعْلٰی صَوْتِہٖ إِنَّ الْمَسْجِدَ لَا یَحِلُّ لِجُنُبٍ وَلَا لِحَائِضٍ۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب في ما جاء في اجتناب الحائض المسجد)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسجد (مسجد نبوی) کے صحن میں داخل ہوئے اور بآواز بلند اعلان فرمایا کہ بے شک مسجد (میں داخل ہونا) کسی جنابت والے اور حائضہ کے لئے حلال نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْھَا تَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَوُجُوہُ بُیُوتِ أَصْحَابِہٖ

شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ' ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ' فَقَالَ: وَجِّهُوا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ۔

(سنن أبي داود "كتاب الطهارة' باب في الجنب يدخل المسجد)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے صحابہ کے گھروں کے دروازے مسجد کی جانب کھلے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان گھروں کا رخ مسجد سے (دوسری جانب) پھیر دو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے جبکہ لوگوں نے اس امید میں کچھ نہیں کیا کہ اس بارے میں کوئی رخصت نازل ہوجائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بعد انکے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ان گھروں کا رخ مسجد سے (دوسری جانب) پھیر دو کیونکہ میں مسجد کو کسی حائضہ یا جنبی کے لئے حلال قرار نہیں دیتا۔

جنابت سے پاک ہونے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: جِيفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

(سنن أبی داود' كتاب الترجل' باب فی الخلوق للرجال)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں کہ (رحمت وحفاظت کے) فرشتے انکے قریب بھی نہیں آتے: کافر کی لاش' خلوق (زعفران سے بنی خوشبو جو عورتوں کے لئے مخصوص ہے) ملا ہوا شخص' جنابت والا مگر یہ کہ وہ وضو کرلے۔

کھجور کے جھنڈ' پیشاب کی جگہ اور چاند کی روشنی میں غسل نہیں کرنا چاہئے

عَنْ بِنْتِ سُرِّيَّةٍ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ: اِغْتَسَلْتُ فَأُقْعِدْتُ فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَقُومَ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَجَاءَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِي' فَلَمْ تَزَلْ يَدُهُ عَلٰى رَأْسِي يَدْعُوْ حَتّٰى قُمْتُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا تَغْتَسِلِي فِي الْحَشِّ، وَلَا فِي مَكَانٍ يُبَالُ فِيهِ، وَلَا فِي قَمْرَاءَ۔

(جامع الأحاديث' مسند العشرة' مسند على بن أبى طالب رضی اللہ عنہ)

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک باندی کی بیٹی سے روایت ہے وہ اپنی ماں سے روایت کرتی ہے کہ اس نے

کہا: میں غسل کی اور مجھے مرضِ قُعاد ہو گیا (جس میں کہ آدمی اٹھ نہیں سکتا) جس سے میں اٹھ نہ سکی پس اس کی خبر حضرت علی ؓ کو دی گئی، آپ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا، آپ کا ہاتھ میرے سر پر ہی تھا آپ دعا پڑھ رہے تھے یہاںتک کہ میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر میں نے آپ کو فرماتے سنا: تم کھجور کے جھنڈ میں غسل نہ کرو اور نہ اس جگہ میں جس میں پیشاب کیا جاتا ہے اور نہ چاند کی روشنی میں۔

غسل سے پہلے بسم اللہ پڑھنا چاہئے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: سَتْرُ بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا وَضَعُوْا ثِيَابَهُمْ أَنْ يَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ۔

(المعجم الأوسط، للطبراني، باب من اسمه إبراهيم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنات کے آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہیکہ جب تم میں کا کوئی (غسل کرنے کے لئے) اپنے کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے تو ''بسم اللہ'' کہے۔

غسل کی نیت کرنا چاہئے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى۔۔۔

(سنن ابن ماجه "كِتَابُ الزُّهْدِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو وہ نیت کرے گا۔۔۔

غسل میں پردہ کا خیال رکھیں

عَنْ يَعْلٰى رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ وَ قَالَ إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ حَلِيْمٌ حَيِيٌّ سَتِيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَ السِّتْرَ، فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔

(سنن النسائی، کتاب الغسل والتیمم، باب الاستتار عند الغسل)

حضرت یعلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو کھلے میدان میں غسل کرتے ہوئے دیکھا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا کئے اور فرمائے کہ بیشک اللہ عزوجل بردبار، باحیا والا اور پردہ پوش ہے، حیا اور پردہ کرنے کو پسند فرماتا ہے پس تم میں کا کوئی غسل کرے تو چاہئے کہ پردہ کرے۔

غسل میں ستر پوشی اختیار کریں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ :إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنِ التَّعَرِّيْ، فَاسْتَحْيُوْا مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ مَعَكُمُ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ لَا يُفَارِقُوْنَكُمْ إِلَّا عِنْدَ ثَلَاثِ حَالَاتٍ: اَلْغَائِطِ وَالْجَنَابَةِ وَالْغُسْلِ، فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ بِالْعَرَاءِ فَلْيَسْتَتِرْ بِثَوْبِهٖ أَوْ بِجَذْمَةِ حَائِطٍ أَوْ بِبَعِيْرِهٖ۔

(مسند البزار، مسند ابن عباس رضي الله عنهما)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالی تمہیں برہنہ ہونے سے منع کرتا ہے پس تم اللہ کے فرشتے کراماً کاتبین سے حیا کرو جو تمہارے ساتھ ہیں، جو تم سے جدا نہیں ہوتے سوائے تین حالتوں میں سے کسی ایک کے: قضائے حاجت، جنابت اور غسل۔ جب تم میں کا کوئی غسل کرے تو اسے چاہئے کہ (کم از کم) اپنے کپڑے سے پردہ کرے یا کسی دیوار کے ٹکڑے سے یا اپنے اونٹ سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ : لَا يَغْتَسِلَنَّ أَحَدُكُمْ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ وَلَا فَوْقَ سَطْحٍ لَا يُوَارِيْهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَرٰى فَإِنَّهٗ يُرٰى۔

(سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في الاستتار عند الغسل)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کا کوئی ہرگز کھلی جگہ میں اور کسی ایسے چھت کے اوپر غسل نہ کرے جو اسکو چھپا نہ رہا ہو، کیونکہ اگر وہ نہ بھی دیکھے اسے تو دیکھا جاتا ہے۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ. قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ؟ قَالَ: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَّا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا. قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: اَللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيٰ مِنْهُ مِنَ النَّاسِ۔ (سنن أبي داود، كتاب الحمام، باب ما جاء فى التعري)

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے

عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم ہماری شرمگاہوں میں سے کس (کے پردے) کا اہتمام کریں؟ اور کس (کے پردے) کو چھوڑ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم (ہرایک سے) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کروسوائے اپنی بیوی اور اپنی باندی کے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ! جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم سے ہوسکتا ہے کہ کوئی اسکو نہ دیکھے تواسے کوئی ہرگز نہ دیکھے ۔آپ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ جب ہم میں کا کوئی تنہا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ لوگوں سے زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : اِغْتَسَلْتُ أَنَا وَ آخَرُ فَرَآنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ أَحَدُنَا يَنْظُرُ إِلٰى صَاحِبِهٖ' فَقَالَ إِنِّي لَأَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَا مِنَ الْخَلْفِ الَّذِيْ قَالَ اللهُ {فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوْا الصَّلَاةَ وَ اتَّبَعُوْا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔ (سورہ مریم' آیت ۵۹)۔

(جامع الأحاديث' مسند العشرة' مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں اور ایک شخص غسل کئے پس حضرت عمر نے ہمکو دیکھا جبکہ ہم میں کا ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھا تو آپ نے فرمایا: مجھے ڈر ہیں کہ کہیں تم دونوں ان جانشینوں میں سے نہ ہو جاؤ جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا: **فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوْا الصَّلَاةَ وَ اتَّبَعُوْا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔** (سورہ مریم' آیت: ۵۹) (انکے پیچھے ایسے برے جانشین آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی' پس عنقریب وہ گمراہی کو پائیں گے)۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ رَأٰى قَوْمًا يَغْتَسِلُوْنَ فِيْ النَّهْرِ عُرَاةً لَيْسَ عَلَيْهِمْ أُزُرٌ فَوَقَفَ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ فَقَالَ: مَالَكُمْ لَاتَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا۔ (سورة نوح آية: ۱۳)۔

(مصنف عبد الرزاق' كتاب الطهارة' باب ستر الرجل إذا اغتسل)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ نہر میں برہنہ نہا رہے ہیں ان پر تہ بند نہیں ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوکر بلند آواز سے ندا دی اور فرمایا: **مَالَكُمْ لَاتَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا** (سورہ نوح' آیت ۱۳) (تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اللہ کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے)۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: لَاتَغْتَسِلُوْا فِي الصَّحْرَاءِ إِلَّا أَنْ لَّا تَجِدُوْا مُتَوَارًى ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا مُتَوَارًى فَلْيَخُطَّ أَحَدُكُمْ خَطًّا كَالدَّائِرَةِ ، ثُمَّ يُسَمِّي اللهَ تَعَالٰى وَيَغْتَسِلُ فِيهَا۔

(السنن الكبرى' كتاب الطهارة' باب كون الستر أفضل وإن كان خاليا)

حضرت زہری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم کھلے میدان میں غسل مت کرومگر یہ کہ تم کوئی چھپنے کی جگہ نہ پاؤ' اوراگرتم کوئی چھپنے کی جگہ نہ پاؤتو چاہئے کہ تم کا کوئی دائرہ کی طرح لکیر کھینچے پھراللہ تعالی کا نام لے اوراس میں غسل کرے۔

بے پردگی کے مقامات پر غسل نہ کریں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰی مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ۔

(سنن الترمذي' كتاب الأدب عن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ' باب ما جاء في دخول الحمام)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکوئی اللہ پر اورآخرت کے دن پرایمان رکھتاہے اسے چاہئے کہ وہ حمام (جن میں کہ بے پردگی ہوتی ہے) میں بغیر تہ بند کے داخل نہ ہو' اور جوکوئی اللہ پراورآخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اپنی بیوی کوحمام میں (جس میں کہ بے ستری ہوتی ہو) نہ لے جائے اور جوکوئی اللہ پراورآخرت کے دن پرامان رکھتاہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔

عَنْ أَبِی الْمَلِيحِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتُنَّ؟ قُلْنَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ. قَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِی تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنَ نَعَمْ. قَالَتْ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَخْلَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

(سنن أبي داود' كتاب الْحمّام' باب الدّخول فی الْحمام)

حضرت ابوالملیح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اہل شام کی چند خواتین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس حاضر ہوئی توآپ نے پوچھا کہ تم کہاں کی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ وہ اہل شام میں سے ہیں۔آپ نے فرمایا: شاید تم اس علاقہ کی ہو جہاں کی عورتیں حمامات (جن میں کہ بے پردگی ہوتی ہے) میں جاتی ہے؟ انہوں نے کہاں ہاں۔آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: سنو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے سنا ہے کہ جوکوئی عورت اپنے گھر کے علاوہ جگہ میں کپڑے اتارتی ہیں تو وہ اللہ اوراسکے درمیان کے (حیا کے پردے) کو چاک کردیتی ہے۔

غسل کا مسنون طریقہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَاقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَااغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْئَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهٗ فِيْ أُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا رَاٰى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

(صحيح مسلم'كتاب الحيض'باب صفة غسل الجنابة)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غسلِ جنابت کیا کرتے تو (اس طرح) شروع فرماتے کہ دونوں ہاتھوں کو (پہونچوں تک) دھولیتے، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی ستر کی جگہ کو دھوتے، اور پھر اس طرح وضو فرماتے جس طرح کہ نماز کے لئے کیا جاتا ہے، پھر پانی لیکر پانی کو اپنی انگلیوں کے ذریعہ بالوں کی جڑوں میں پہنچاتے، اور جب یقین ہوجاتا کہ تمام بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ چکا ہے تو تین چلّو اپنے سر پر ڈالتے، اسکے بعد تمام جسم پر پانی بہاتے اور پھر دونوں پیروں کو دھولیتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ غُسْلاً فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الإِنَاءَ بِشِمَالِهٖ عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلٰى فَرْجِهٖ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ أَوِ الْأَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

(سنن الترمذي'كتاب الطهارة، باب ما جاء في الغسل من الجنابة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسلِ جنابت کیا' (اس طرح کہ) دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر (پانی کے) برتن کو انڈیلا اور اپنے ہتھیلیوں کو دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن میں ہاتھ ڈالا اور پانی لیکر موضع ستر پر بہایا پھر ہاتھ کو دیوار یا زمین پر رگڑا پھر کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا اور چہرہ اور ہاتھ دھویا پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی بہایا پھر سارے جسم پر پانی بہایا پھر غسل کی جگہ سے ہٹ کر پیروں کو دھویا۔

خواتین کو حیض کے غسل میں پاکی کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ، ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فُرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ: تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! تَطَهَّرِيْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ۔

(زجاجۃ المصابیح، کتاب الطہارۃ، باب الغسل)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ انصار کی ایک عورت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ حیض کا غسل کس طرح کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو غسل کس طرح کیا جائے (تفصیل وار بتلایا) پھر فرمایا کہ مشک میں بسایا ہوا کپڑا لیکر اس کے ذریعہ پاکی حاصل کر، اس نے عرض کیا کہ میں اس کے ذریعہ کیسے پاکی حاصل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس کے ذریعہ پاکی حاصل کر، اس نے عرض کیا کہ میں اس کے ذریعہ کیسے پاکی حاصل کر؟، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (تعجب کے طور پر) فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، تو اس کے ذریعہ پاکی حاصل کر۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں) میں نے اسکو اپنی جانب کھینچا اور کہا کہ خون کے نشانات پر اسکو پھیر۔

مرد کو عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہیں کرنا چاہئے

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ ، أَوْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ ، أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا.

(السنن الکبری، کتاب الطھارۃ، باب ما جاء فی النھی عن ذالک.)

حضرت حُمید بن عبدالرحمان حمیری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک ایسے شخص سے ملاقات کی جس نے چار سال تک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اختیار کی جس طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اختیار کی تھی اور اس شخص نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ ہم میں کا کوئی (محض

زینت کے لئے) ہر دن کنگی کرے یا اپنے غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب کرے یا عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے، بلکہ چاہئے کہ وہ دونوں ایک ساتھ پانی لیں۔

غسل دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ، فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ۔

(صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب التيمن في دخول المسجد وغيره)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ہو سکے دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، پاکی حاصل کرنے میں، کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِيَمِيْنِهٖ فَصَبَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ صَبَّ الْمَاءَ عَلَى الْأَذٰى الَّذِيْ بِهٖ بِيَمِيْنِهٖ وَغَسَلَ عَنْهُ بِشِمَالِهٖ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ۔

(صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غسل فرماتے تو سیدھے ہاتھ سے شروع فرماتے پس پانی ڈال کر اس کو دھوتے، پھر دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر جسم پر جو نجاست ہوتی اس کو بائیں ہاتھ سے دھوتے، اس سے فارغ ہونے کے بعد اپنے سر پر پانی اونڈیلتے۔

غسل میں باقی جسم سے پہلے سر کو دھونا چاہیے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلَاثَةَ أَكُفٍّ وَيُفِيضُهَا عَلٰى رَأْسِهٖ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ۔

(صحيح البخاری، كتاب الغسل، بَابُ مَنْ أَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثًا)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین ہتھیلی پانی (تین مرتبہ) لیتے اور اسے اپنے سر پر بہاتے پھر اپنے جسم پر بہاتے۔

غسل میں سر کے بعد پہلے دائیں کاندھے پر پانی بہانا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا إِذَا أَصَابَتْ إِحْدَانَا جَنَابَةٌ، أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلاثًا فَوْقَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلَى شِقِّهَا الأَيْمَنِ، وَبِيَدِهَا الأُخْرَى عَلَى شِقِّهَا الأَيْسَرِ۔

(صحيح البخاری، كتاب الغسل، بَاب مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الأَيْمَنِ فِي الغُسْلِ)

ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرمائیں کہ ہم میں سے جب کسی کو جنابت لاحق ہوتا تو وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا پھر اپنے ہاتھ سے اپنے (جسم کے) بائیں حصہ پر اور دوسرے ہاتھ سے دائیں حصہ پر پانی ڈالتا۔

غسل میں صابن وغیرہ سے اچھی طرح صفائی حاصل کرنا چاہیے

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ زَارَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ. فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا. قَالَ قَيْسٌ: فَقُلْتُ أَلَا تَأْذَنُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: ذَرْهُ يُكْثِرْ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ. فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ. ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ. قَالَ فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغِسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوغَةً بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ. قَالَ ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمَّا أَرَادَ الْإِنْصِرَافَ قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ حِمَارًا قَدْ وَطَّأَ عَلَيْهِ بِقَطِيفَةٍ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا قَيْسُ! اِصْحَبْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَيْسٌ: فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِرْكَبْ، فَأَبَيْتُ، ثُمَّ قَالَ: إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ تَنْصَرِفَ، قَالَ فَانْصَرَفْتُ.

(سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب كم مرة يسلم الرجل في الاستئذان؟)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر میں ہم سے ملاقات کے لئے تشریف لائے اور فرمائے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ' حضرت سعد نے آہستہ جواب دیا۔حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجازت نہیں دو گے؟ (حضرت سعد نے) فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمیں زیادہ سلام کرنے دو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ' پس حضرت سعد نے آہستہ جواب دیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس ہو گئے' حضرت سعد آپ کے پیچھے گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بے شک میں آپ کے سلام کو سن رہا تھا اور آہستہ جواب دے رہا تھا تا کہ آپ ہمکو اور سلام کریں۔ (اور ہمیں آپ کی دعا ملے) (حضرت قیس نے) فرمایا کہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے اور حضرت سعد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دھونے کی چیز (جیسے صابن) پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل فرمایا پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک زعفران یا ورس (ایک قسم کی گھانس) سے رنگی ایک چادر پیش کی آپ صلی اللہ وسلم نے اسکو لپیٹ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور کہا: اے اللہ تو سعد بن عبادہ کے گھر والوں پر اپنی برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔ (حضرت قیس فرماتے ہیں) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جانے کا ارادہ فرمائے تو حضرت سعد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دراز گوش (یعنی گدھے جو اس زمانہ کی ایک سواری تھی) کو قریب کیا اور آپ نے اس پر ایک مخملی چادر بچھائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہوئے تو حضرت سعد نے کہا کہ اے قیس تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جاؤ' حضرت قیس فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوار ہو جاؤ تو میں نے (بوجہ احترام' آپ کے ساتھ سوار ہونے سے) انکار کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا تو سوار ہو جاؤ یا واپس ہو جاؤ۔ (حضرت قیس فرماتے ہیں) پس میں واپس ہو گیا۔

بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچائیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ۔

(صحيح البخاري، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتداءً اپنے

ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے پھر اپنے انگلیوں کو پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر سر مبارک پر اپنے ہاتھوں سے تین چلّو پانی بہاتے پھر تمام جسم پر پانی بہاتے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ اِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوْا الشَّعْرَ وَ أَنْقُوْا الْبَشَرَ۔

(سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب الغسل من الجنابة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہوا کرتی ہے اس لئے تم بالوں کو (اس طرح) دھویا کرو کہ (بالوں کے نیچے تک پانی پہنچ جائے) اور بدن کو (اس طرح) پاک وصاف کیا کرو (کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہنے پائے)۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهٖ كَذَا وَ كَذَا مِنَ النَّارِ. قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا۔

(سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب الْغسْل من الجنابة)

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی جنابت کے ایک بال کو بھی چھوڑ دیتا ہے، اسکو نہیں دھوتا تو اسکے ساتھ آگ کا ایسا ایسا (عذاب) کیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہو گیا (یعنی سر کا حلق کراتا ہو)، اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہو گیا تین مرتبہ فرمایا۔

غسل میں عورت کے لئے سر کے بال کھولنا ضروری نہیں

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّهُمُ اسْتَفْتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ: أَمَّا الرَّجُلُ فَلْيَنْشُرْ رَأْسَهُ فَلْيَغْسِلْهُ حَتّٰى يَبْلُغَ أُصُولَ الشَّعْرِ، وَ أَمَّا الْمَرْأَةُ فَلَا عَلَيْهَا أَنْ لَا تَنْقُضَهُ، لِتَغْرِفْ عَلٰى رَأْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ بِكَفَّيْهَا۔

(سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في المرأة هل تنقض شعرها عند الغسل)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غسل جنابت کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب رہا مرد تو وہ اپنے سر کو کھول کر دھوئے یہانتک کہ بالوں کی

جڑوں تک جائے۔اوراب رہی عورت اس پر بالوں کوکھولنالازم نہیں، اسے چاہئے کہ وہ اپنے سر پر اپنے ہاتھوں سے تین چلو انڈیلے۔

پیرغسل کے مقام سے ہٹ کر دھونا چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنْ خَالَتِہٖ مَیْمُوْنَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ غُسْلاً فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ فَأَکْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِہٖ عَلٰی یَمِیْنِہٖ فَغَسَلَ کَفَّیْہِ ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَہُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلٰی فَرْجِہٖ ثُمَّ دَلَکَ بِیَدِہِ الْحَائِطَ أَوِ الْأَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ وَ غَسَلَ وَجْہَہُ وَ ذِرَاعَیْہِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰی رَأْسِہٖ ثَلاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِہٖ ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ رِجْلَیْہِ۔

(سنن الترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء في الغسل من الجنابۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے وہ اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسلِ جنابت کیا، (اس طرح کہ) دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر (پانی کے) برتن کو انڈیلا اور اپنے ہتھیلیوں کو دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن میں ہاتھ ڈالا اور پانی لیکر موضع ستر پر بہایا پھر ہاتھ کو دیوار یا زمین پر رگڑا پھر کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا اور چہرہ اور ہاتھ دھویا پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی بہایا پھر سارے جسم پر پانی بہایا پھر غسل کی جگہ سے ہٹ کر پیروں کو دھویا۔

غسل میں پانی کے اسراف سے بچیں

عَنْ أَبِيْ نَعَامَۃَ أَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعَ ابْنَہٗ یَقُوْلُ: اَللّٰہُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُکَ الْقَصْرَ الْأَبْیَضَ عَنْ یَمِیْنِ الْجَنَّۃِ إِذَا دَخَلْتُہَا، فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ! سَلِ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَ تَعَوَّذْ بِہٖ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: إِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِيْ ہٰذِہِ الْأُمَّۃِ قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ فِي الطُّہُوْرِ وَ الدُّعَاءِ۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الاسراف في الوضوء)

حضرت اُبونعامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ''اے اللہ جب میں جنت میں داخل ہوجاؤں تو مجھے جنت کے سیدھی جانب سفید محل عطا کرنا''، تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: اے پیارے بیٹے اللہ تعالی سے (فقط) جنت طلب کر اور دوزخ سے اس کی پناہ مانگتا) کیونکہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں ایک ایسی قوم ہوگی جو پاکی حاصل کرنے میں اور دعا کرنے میں زیادتی کریگی۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُيَقُولُ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلٰى خَمْسَةِأَمْدَادٍوَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔

(صحيح البخاری،کتاب الوضوء،باب الوصوءبالمد)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صاع (چار سیر مقدار)(پانی) سے لے کر پانچ مد(پانچ سیرمقدار)(پانی) تک سے غسل فرمایا کرتے تھے اور ایک مد(ایک سیر)(پانی) سے وضوکیا کرتے ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:يُجْزِئُ مِنَ الْوَضُوءِ الْمُدُّ مِنَ الْمَاءِ وَمِنَ الْجَنَابَةِ اَلصَّاعُ، فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِينِي فَقَالَ جَابِرٌ :قَدْ كَفَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَأَكْثَرُ شَعْرًا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

(مسند احمد،مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وضو کے لئے ایک مُد(ایک سیر) پانی کافی ہوجاتا ہے اور جنابت کے لئے ایک صاع (چارسیر مقدار) پانی کافی ہوجاتا ہے۔ایک شخص نے کہا کہ مجھ کوتو کافی نہیں ہوتا، توحضرت جابر نے فرمایا: بلاشبہ انکو کافی ہوا ہے جو تجھ سے بہتر اور تجھ سے زیادہ بالوں والے ہیں یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

غسل اچھی طرح کرنا چاہیئے

عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَفْتِنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ. فَقَالَ:تَبَلِّي أُصُولَ الشَّعْرِ، وَتُنَقِّي الْبَشَرَ، فَإِنَّ مَثَلَ الَّذِينَ لَا يُحْسِنُوْنَ الْغُسْلَ، كَمَثَلِ شَجَرَةٍ أَصَابَهَا مَاءٌ، فَلَا وَرَقُهَا يُنْبِتُ، وَلَا أَصْلُهَا يُرْوٰى، فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَأَحْسِنُوا الْغُسْلَ، فَإِنَّهَا مِنَ الْأَمَانَةِ الَّتِي حُمِّلْتُمْ وَالسَّرَائِرِ الَّتِي اسْتُودِعْتُمْ. قَالَتْ: قُلْتُ: كَمْ يَكْفِي الرَّأْسَ مِنَ الْمَاءِ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثَلَاثُ حَفَنَاتٍ.

(المعجم الكبير،باب الميم)

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمیں غسل جنابت کے

بارے میں حکم بیان فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بالوں کو تر کرو اور جلد کو صاف کرو۔ کیونکہ ان لوگوں کی مثال جو اچھی طرح غسل نہیں کرتے اس درخت کی طرح ہے جسکو پانی پہنچا، نہ اسکے پتے (پھل) اگانے والے ہیں اور نہ اسکا پیڑ سیراب ہونے والا ہے، پس تم اللہ سے ڈرو اور اچھی طرح غسل کرو کیونکہ وہ امانت میں سے ہے جو تم سے اٹھایا گیا اور وہ راز ہیں جو تمہارے پاس رکھے گئے ہیں۔ (حضرت میمونہ) فرمائی کہ میں نے عرض کیا: سر (دھونے) کے لئے کتنا پانی کافی ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین ہتھیلی بھر۔

غسل کے بعد پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب في الوضوء بعد الغسل)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابت کا غسل فرمانے کے بعد وضو نہیں فرماتے۔

غسلِ جمعہ

عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ وَ خَطَايَاهُ فَإِذَا أَخَذَ فِي الْمَشْيِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً فَإِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ أُجِيْزَ بِعَمَلِ مِائَتَيْ سَنَةٍ.

(مجمع الزوائد۔ كتاب الصلاة، باب حقوق الجمعة من الغسل والطيب)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے تو اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دئے جاتے ہیں اور جب وہ (نماز جمعہ کے لئے) چلنے لگتا ہے تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جب وہ نماز سے واپس ہوتا ہے تو اسے دوسو سال کے عمل کی جزا دی جاتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.

(صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی جمعہ کو آئے تو غسل کر کے آئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوْتُوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى. ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

(السنن الكبرى 'كتاب الجمعة' باب السُّنة لمن أراد الجمعة أن يغتسل لها)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم (دنیا میں) بعد میں آنے والے اور (روز قیامت) آگے رہنے والے ہیں البتہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم کو انکے بعد' اور یہ (جمعہ کا) دن جس کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا اللہ نے ہم کو اسکی ہدایت دی' پس (اسکے) بعد کا دن یہود کے لئے ہے اور اس کے بعد کا دن نصاریٰ کے لئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموشی اختیار فرمائے پھر فرمائے: ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ ہر سات دن میں ایک دن غسل کرے (جس میں) اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

غسل عیدین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم- يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى.

(السنن الكبرى للبيهقي 'كتاب صلاة العيدين' باب غسل العيدين)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

(سنن أبي داود 'كتاب الجنائز' باب في الغسل من غسل الميت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میت کو غسل دیا اسے چاہئے کہ غسل کرے اور جس نے اسکو اٹھایا اسے چاہئے کہ وضو کرے۔

احرام پہننے سے پہلے غسل کرنا چاہئے

عن زَيْدِ بْنِ ثابتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَ اغْتَسَلَ.

(سنن الترمذي' كتاب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم' باب ما جاء في الاغتسال عند الإحرام)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام باندھنے کے لئے کپڑے تبدیل کیا اور غسل فرمایا۔

مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا چاہئے

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَغْتَسِلُ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِدُخُولِهِ مَكَّةَ وَلِوُقُوفِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ۔

(موطأ مالك' كتاب الحج' باب الغسل للإهلال)

حضرت نافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما احرام باندھنے سے پہلے اپنے احرام کے لئے' اپنے مکہ میں داخل ہونے کیلئے اور عرفہ کی شام اپنے وقوف کے لئے غسل فرمایا کرتے۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الْحَرَمِ أَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبِيتُ بِذِي طُوًى ثُمَّ يُصَلِّي بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

(صحيح البخاري' كتاب الحج' باب الاغتسال عند دخول مكة)

حضرت نافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جب حرم کی قریب ترین جگہ پہنچتے تو تلبیہ کہنے سے رک جاتے پھر مقام ذی طُوٰی میں رات گزارتے پھر وہیں صبح کی نماز ادا کرتے اور غسل کرتے اور بیان کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

وقوفِ عرفہ سے پہلے غسل کرنا چاہئے

عَنِ الْفَاكِهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ۔

(سنن ابن ماجه' كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها' باب ما جاء في الاغتسال في العيدين)

حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن عید الفطر کے دن اور قربانی کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

قبول اسلام کا غسل

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

(سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل)

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اسلام (قبول کرنے) کے ارادہ سے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں پانی اور بیری کے پتے سے غسل کروں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ! فَقَالَ عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ۔ فَتَرَكَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ! قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ: أَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلٰى نَجْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِك فَأَصْبَحَ بَلَدُك أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ صَبَوْتَ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

(صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن أثال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کی جانب سواروں کو روانہ فرمایا اور انہوں نے ایک قبیلہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو لایا جسکو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور اسکو مسجد کے

ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا میرے پاس خیر ہے' اے محمد اگر تم مجھکو قتل کردو گے تو ایک خون والے کو (جس پر کہ قتل کا جرم ہے) قتل کرو گے اور اگر انعام کرو گے تو ایک شکر کرنے والے پر انعام کرو گے اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو آپ جتنا چاہے پوچھیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے (ویسا ہی) چھوڑ دیا گیا' یہاںتک کہ جب دوسرا دن آیا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا وہی جو میں نے کہا کہ اگر آپ انعام کرو گے تو ایک شکر کرنے والے پر انعام کرو گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے (ویسا ہی) چھوڑ دیا یہاںتک کہ جب تیسرا دن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا وہی جو میں نے آپ سے عرض کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ثمامہ کو آزاد کردو۔ پس وہ مسجد سے قریب ایک کنٹھ کے پاس گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (اور عرض کیا) اے محمد اللہ کی قسم روئے زمین پر آپکے چہرے سے بڑھ کر کوئی چہرہ میرے پاس ناپسندیدہ نہیں تھا' اور اب آپکا چہرہ میرے پاس تمام چہروں سے بڑھ کر پسندیدہ ہوگیا ہے۔ اللہ کی قسم آپکے دین سے بڑھ کر میرے پاس کوئی دین ناپسندیدہ نہیں تھا' اور اب آپکا دین میرے پاس پسندیدہ دین ہوگیا ہے۔ اللہ کی قسم آپکے شہر سے بڑھ کر کوئی شہر میرے پاس ناپسندیدہ نہیں تھا' اور اب آپکا شہر میرے پاس تمام شہروں سے زیادہ پسندیدہ شہر ہوگیا ہے۔ آپکے سواروں نے مجھے پکڑ لیا تھا جبکہ میں عمرے کے ارادہ سے نکلا تھا اب آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خوش خبری دی اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ عمرہ کریں۔ پس جب وہ مکہ پہنچے تو ان سے ایک کہنے والے نے کہا کہ تم بے دین ہوگئے ہو؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر میں اسلام میں داخل ہوگیا ہوں' اور سنو اللہ کی قسم تمہارے پاس یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بارے میں اجازت نہیں دینگے۔

تیمم کے آداب

فہرست عناوین

تیمم کا حکم کیسے نازل ہوا؟۔

تیمم کا مرتبہ۔

تیمم امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔

تیمم کا طریقہ۔

تیمم کی نیت کریں

غسل کا تیمم

تیمم کے لئے زمین پر ہتھیلیوں کو دو مرتبہ مارنا چاہیے

تیمم کے لئے زمین پر ہتھیلیوں کو مارنے کے بعد ہتھیلیوں کو جھٹکنا چاہیے

مستحب عمل کے لئے وضو نہ کر سکے تو تیمم کر لینا چاہیے

حالت جنابت میں سونے سے پہلے وضو یا پھر تیمم کرنا چاہیے۔

تیمم ضرورت کے وقت ہی کریں۔

وقت مجبوری تیمم کو ترک نہیں کرنا چاہیے

تیمم دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔

فضائل

x

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا ﴿۴۳﴾ (سورۃالنساء'آیت ۴۳)

پس تم پانی نہ پاؤ تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو پس اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر مسح کرلیا کرو، بیشک اللہ معاف فرمانے والا بہت بخشنے والا ہے۔

تیمم کا حکم کیسے نازل ہوا؟

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهٖ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى الْتِمَاسِهٖ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ' فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوْا: أَلَا تَرَى إِلَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: مَا شَاءَ اللّٰہُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهٖ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِي، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰہُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ - وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ - مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

(صحیح مسلم'کتاب الحیض، باب التَّیَمُّمِ.)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے یہاںتک کہ جب مقام بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میرا ایک ہار ٹوٹ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تلاش کے لئے ٹھہر جانا پڑا اور آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہر گئے اور وہ پانی پر نہیں تھے (یعنی وہاں پانی موجود نہیں تھا)' پس لوگ (میرے والد گرامی) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ عائشہ نے کیا کیا؟ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوٹھہرالیا ہے اورلوگوں کوبھی جبکہ وہ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ انکے ساتھ پانی ہے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمیرے زانوں پر تھااورآپ آرام فرمارہے تھے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوروک لیا اورلوگوں کوبھی جبکہ وہ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ انکے ساتھ پانی ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے مجھے ڈانٹ ڈپٹ کی اورحسبِ مشیت الٰہی جو کچھ کہنا تھا کہا' اوراپنے ہاتھ سے میری کمر میں کوچنے لگے' چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمبارک میرے زانوں پر تھااس وجہ سے میں حرکت نہ کرسکی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے رہے یہانتک کہ صبح ہوگئی اور پانی موجود نہ تھا۔پس اللہ تعالی نے آیت تیمم (فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا۔سورہ النساء:۴۳) نازل فرمائی۔حضرت اسید بن حضیر کہنے لگے:اے ابوبکر کے گھر والوں یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اس اونٹ کواٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہم نے ہار کواسکے نیچے پایا۔

تیمم کا مرتبہ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ۔

(سنن الترمذي'أبواب الطهارة'باب ما جاء في التيمم للجنب إذا لم يجد الماء)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک پاک مٹی مسلمان کی پاکی ہے اگرچہ وہ دس سال تک پانی نہ پائے۔پس جب وہ پانی پالے تو اسے اپنے جسم کولگالے (یعنی وضو یا غسل کرے)' کیونکہ وہ بہترین چیز ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا فُلَانُ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ۔

(صحيح البخاري'كتاب التيمم'باب التيمم ضربة)

حضرت عمران بن حُصین خُزاعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کوالگ تھلگ بیٹھا دیکھا کہ اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو فرمایا: اے فلان تجھے کس چیز نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا؟ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھ کو جنابت لاحق ہوئی ہے اور پانی نہیں ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (تیمم کے ذریعہ) مٹی کواختیار کرو بے شک وہ تمہارے لئے کافی ہوجائے گا۔

عَن عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ: اِحْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيدَةِ الْبَرْدِ فَأَشْفَقْتُ إِنْ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلَکَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي صَلَاةَ الصُّبْحِ ۔قَالَ :فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ: يَا عَمْرُو !صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي اِحْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيدَةِ الْبَرْدِ فَأَشْفَقْتُ إِنْ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلَکَ وَذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَا تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۔فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ ۔فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل 'مُسْنَدُ الشَّامِيِّينَ)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جب (غزوہ) ذات السَّلاسِل کے سال جب (غزوہ میں) روانہ فرمایا تو فرماتے ہیں کہ مجھے سخت سردی والی ٹھنڈی رات میں احتلام ہوگیا' اور مجھے ڈر ہوا کہ اگر میں غسل کرونگا تو ہلاک ہوجاؤنگا' پس میں نے تیمم کیا پھر اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی ۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو ذکر کیا ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعمرو تم نے حالت جنابت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی! میں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ! مجھے ایک سخت سردی والی ٹھنڈی رات میں احتلام ہوگیا' اور مجھے ڈر ہوا کہ اگر میں غسل کرونگا تو ہلاک ہوجاؤنگا' اور میں نے اللہ تعالی کا (یہ) ارشاد یاد کیا: وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (سورہ نساء' آیت ۲۹) (تم اپنی جانوں کا قتل مت کرو بے شک اللہ تم پر بڑا مہربان ہے)۔تو میں نے تیمم کیا پھر نماز پڑھی' (یہ سنکر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور کچھ نہ فرمایا۔

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِی سَفَرٍ ' فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ ' فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلاَةَ وَالْوُضُوءَ وَلَمْ يُعِدِ الآخَرُ ' ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِی لَمْ يُعِدْ: أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلاَتُکَ. وَقَالَ لِلَّذِی تَوَضَّأَ وَأَعَادَ: لَكَ الأَجْرُ مَرَّتَيْنِ-

(سنن أبي داود'كتاب الطهارة.باب فِی الْمُتَيَمِّمِ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ مَا يُصَلِّی فِی الْوَقْتِ.)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ دواشخاص ایک سفر میں روانہ ہوئے اور نماز کا وقت

آیااورانکے ساتھ پانی نہ تھاپس ان دونوں نے پاک مٹی سے تیمم کیا اورنماز پڑھا' پھر وہ (نماز کے وقت میں ہی) پانی کو پائے' تو ان میں کے ایک نے نماز اور وضو کو لوٹایا دوسرے نے نہیں' پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہیں لوٹایا اس شخص سے فرمایا کہ تم نے سنت کو پایا اورتمہاری نماز تمہارے لئے کافی ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے لوٹایا اس شخص سے فرمایا کہ تمہارے لئے دومرتبہ اجر ہے۔

تیمم امت محمدیہ کی خصوصیت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ.

(صحیح مسلم'کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: چھ چیزوں کے ذریعہ مجھے دیگر انبیاء پر فضیلت دی گئی: مجھے جوامع الکلم (مختصرلفظ میں کثیر معنی والے کلمات) دئے گئے' رعب ودبدبہ کے ذریعہ میری مدد کی گئی' میرے لئے مال غنیمت کو حلال کیا گیا' اور زمین کو میرے لئے (تیمم کی صورت میں) پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ بنادیا گیا' مجھے ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر نبیوں کا اختتام کردیا گیا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: " فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ۔

(صحیح مسلم: كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمیں دیگر لوگوں پر تین چیزوں کے ذریعہ فضیلت دی گئی: ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنایا گیا' ہمارے لئے ساری زمین کو سجدہ گاہ بنایا گیا اور اسکی مٹی کو ہمارے لئے پاک کرنے والی بنایا گیا جبکہ ہم پانی نہ پائیں۔

x

آداب

تیمم کا طریقہ

تیمم کی نیت کریں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَلِکُلِّ امْرِیءٍ مَانَوٰی۔۔۔۔

(سنن ابن ماجہ "کِتَابُ الزُّھْدِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو وہ نیت کرے گا۔۔۔۔

عَنِ الْأَسْلَعِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَرَانِي رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ أَمْسَحُ فَضَرَبَ بِکَفَّیْہِ الْأَرْضَ رَفَعَھُمَا لِوَجْھِہٖ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَۃً أُخْرٰی فَمَسَحَ ذِرَاعَیْہِ ظَاھِرَھُمَا وَبَاطِنَھُمَا حَتّٰی مَسَّ بِیَدَیْہِ الْمِرْفَقَیْنِ۔

(سنن الدارقطني 'کتاب الطھارۃ' باب التیمم زجاجۃ المصابیح 'کتاب الطھارۃ' باب التیمم)

حضرت اسلع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (تیمم میں) مسح کیسے کرنا چاہئے بتلایا، پس آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر مارا اور اپنے چہرہ (کے مسح کے لئے) اٹھایا پھر (مٹی پر) ایک اور مار مارا پس اپنے بازووں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا یہانتک کہ اپنے ہاتھوں سے اپنی کہنیوں کا مسح فرمایا۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ أَنَّھُمْ تَمَسَّحُوْا وَھُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِیْدِ لِصَلَاۃِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِأَکُفِّھِمُ الصَّعِیْدَ، ثُمَّ مَسَحُوْا وُجُوْھَھُمْ مَسْحَۃً وَاحِدَۃً، ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِأَکُفِّھِمُ الصَّعِیْدَ مَرَّۃً أُخْرٰی فَمَسَحُوْا بِأَیْدِیْھِمْ کُلِّھَا إِلَی الْمَنَاکِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ أَیْدِیْھِمْ۔

(سنن أبي داود 'کِتَابُ الطَّھَارَۃِ' بَابُ التَّیَمُّمِ)

حضرت عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ (صحابہ کرام) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور انہوں نے نماز فجر کے لئے پاک مٹی سے مسح کیا' اس طرح کہ اپنے ہتھیلیوں کو پاک مٹی پر مارا پھر اپنے چہروں کا

ایک مرتبہ مسح کیا' پھر دوبارہ اپنے ہتھیلیوں کو پاک مٹی پر مارااوراپنی ہتھیلیوں کی پشت سے تمام ہاتھوں کا کاندھوں اور بغلوں تک مسح کیا۔

غسل کا تیمم

عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ، فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا، فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ نَفَضَهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ التَّيَمُّمِ، بَابٌ: التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ)

حضرت عمار رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک کام کے لئے (ایک مقام پر) روانہ فرمایا' (دوران سفر) مجھے جنابت لاحق ہوئی' پانی نہ پا کر میں نے (غسل کا تیمم کرنے کے لئے)چوپائے کے لُوٹنے کی طرح مٹی میں لُوٹا۔ (واپس آکر) میں نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کرنا کافی تھا (یہ فرما کر) آپ نے اپنی ہتھیلی سے زمین پر ایک مار مارا' پھر اسکو جھاڑا' پھران دونوں (ہاتھوں) پر مسح کیا' (اس طرح کہ) اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے (دائیں) ہتھیلی (یعنی ہاتھ) کے پشت پر اور بائیں ہاتھ کے پشت پر (دائیں) ہتھیلی سے' پھران دونوں سے اپنے چہرہ کا مسح کیا۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ، وَنَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

(صحيح البخاري: كِتَابُ التَّيَمُّمِ، بَابٌ: الْمُتَيَمِّمُ هَلْ يَنْفُخُ فِيهِمَا؟)

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے جنابت لاحق ہوئی اور میں نے پانی نہیں پایا (ایسی صورت میں میں کیا کروں)؟ (اس

وقت) حضرت عمار بن یاسر نے حضرت عمر سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ ایک سفر میں اور آپ دونوں تھے (اور دونوں کو غسل کی حاجت لاحق ہوئی تھی، اور پانی نہیں تھا) آپ نے (پانی کے انتظار میں) نماز نہیں پڑھی اور میں (غسل کے تیمم کے لئے مٹی میں) لُوٹا اور نماز پڑھا، اور یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے اس طرح کرنا کافی تھا (یہ فرما کر) آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر مارا اور ان میں پھونک ماری پھر انکے ذریعہ اپنے چہرہ اور ہتھیلیوں (ہاتھوں) کا مسح فرمایا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَصَابَتْنِيْ جَنَابَۃٌ وَإِنِّی تَمَعَّکْتُ فِی التُّرَابِ. فَقَالَ: اِضْرِبْ ھٰکَذَا. وَضَرَبَ بِیَدَیْہِ الأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْھَہُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدَیْہِ فَمَسَحَ بِھِمَا إِلَی الْمِرْفَقَیْنِ.

(مستدرك الحاكم "كتاب الطهارة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے جنابت لاحق ہوئی تھی اور میں (پانی نہ ہونے کے سبب غسل تیمم کے لئے) مٹی میں لوٹا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (غسل کے تیمم کے لئے بھی) تم اس طرح مارو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا اور اپنے چہرہ کا مسح کیا، پھر اپنے ہاتھوں کو مارا اور انکے ذریعہ اپنی کہنیوں تک کے حصہ کا مسح کیا۔

تیمم کے لئے زمین پر ہتھیلیوں کو دو مرتبہ مارنا چاہیئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَتَانِ: ضَرْبَۃٌ لِلْوَجْہِ، وَضَرْبَۃٌ لِلْیَدَیْنِ إِلَی الْمِرْفَقَیْنِ۔

(السنن الكبرى "كتاب الطهارة "باب كَيْفَ التَّيَمُّمُ.)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم (زمین پر) دو مار (کا نام) ہے: ایک مار چہرے کیلئے اور ایک مار کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔

تیمم کے لئے زمین پر ہتھیلیوں کو مارنے کے بعد ہتھیلیوں کو جھٹکنا چاہیئے

عَنِ الْحَکَمِ، وَسَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّھُمَا سَأَلَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ أَبِي أَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ التَّیَمُّمِ؟ فَقَالَ:

أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْعَلَ هٰكَذَا: وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ نَفَضَهُمَا، وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْمِيمِ)

حضرت حکم اور سلمہ بن کہیل رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے تیمم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کرنے کا حکم فرمایا: (یہ کہ کر آپ نے) اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر انکو جھٹکا اور اپنے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔

مستحب عمل کے لئے وضو نہ کر سکے تو تیمم کر لینا چاہئے

عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

(صحيح البخاري، كتاب التيمم (باب التيمم في الحضر إذا لم يجد الماء وخاف فوت الصلاة)

حضرت ابو جُہیم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بئر جَمَل کی جانب سے تشریف لائے تو ایک شخص کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے سلام کا جواب نہیں دیا یہانتک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے پاس آئے اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اسکے سلام کا جواب دیا۔

حالت جنابت میں سونے سے پہلے وضو یا پھر تیمم کرنا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْنَبَ فَأَرَادَ أَنْ يَنَامَ تَوَضَّأَ أَوْ تَيَمَّمَ.

(السنن الكبرى "كتاب الطهارة" باب الْجُنُبِ يُرِيدُ النَّوْمَ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَنَامُ.)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت میں ہوتے اور سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کرتے یا تیمم کرتے۔

تیمم ضرورت کے وقت ہی کریں

عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا لَمْ يَجِدِ

الْمَاءَفَلْيُؤَخِّرِ التَّيَمُّمَ إِلَى الْوَقْتِ الْآخِرِ۔

(مصنف عبدالرزاق "کتاب الطهارة" باب الرجل لا يكون مع ماء إلى متى ينتظر)

حضرت ابن شُبرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب (نمازی) پانی نہ پائے تو اسے چاہئے کہ تیمم کو (نماز کے) آخر وقت تک مؤخر کرے۔

وقت مجبوری تیمم کو ترک نہیں کرنا چاہئے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلاً مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ؟ فَقَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ۔ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- أُخْبِرَ بِذَلِكَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰہُ أَلاَّ سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ. أَوْ يَعْصِبَ. شَكَّ مُوسَى عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

(سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب فِي الْمَجْرُوحِ يَتَيَمَّمُ.)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں روانہ ہوئے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگا اور اسکے سر میں زخم کردیا، پھر اس شخص کو احتلام ہوگیا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا اور کہا کہ کیا تم میرے لئے تیمم کی رخصت پاتے ہو تو انہوں نے کہا کیونکہ تم پانی پر قدرت رکھتے ہو لہذا ہم تمہارے لئے رخصت نہیں پاتے۔ پس اس آدمی نے غسل کیا اور اسکی موت ہوگئی۔ جب ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے اسکو قتل کردیا اللہ انکو قتل کردے۔ انہوں نے کیوں پوچھا نہیں جب وہ نہیں جانتے، بے شک اس کے لئے کافی تھا کہ وہ تیمم کرتا اور اپنے زخم پر پٹی باندھتا پھر اس پر مسح کرتا اور باقی جسم کو دھوتا۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَصَابَ رَجُلاً جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ احْتَلَمَ فَأُمِرَ بِالاِغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰہُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ۔

(سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب فِي الْمَجْرُوحِ يَتَيَمَّمُ.)

حضر تعطاء بن ابورباح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو زخم پہنچا پھر اسکو احتلام ہوا تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا، پس وہ غسل کیا اور مر گیا، وہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچی تو آپ نے فرمایا: انہوں نے اسے قتل کر دیا اللہ انہیں قتل کردے، کیا جہالت (کی بیماری) کی شفا سوال کرنا نہیں ہے (انہیں علم والوں سے پوچھنا چاہئے تھا)؟!۔

تیمم دائیں جانب سے شروع کرنا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ، فِيْ طُهُوْرِهٖ وَ تَرَجُّلِهٖ وَ تَنَعُّلِهٖ۔

(صحيح البخاری کتاب الصلاة، باب التيمن في دخول المسجد وغيره)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ہو سکے دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، پاکی حاصل کرنے میں، کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔